الیس اللہ بکاف عبدہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۱ | بابت ماہ جون ۱۹۱۶ء - مطابق شعبان ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے ... طلباء سے ...

غیر ممالک سے ...

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور چوہدری عبدالسلام پبلشر کے حکم سے شائع ہوا

مندرجہ ذیل کتب ضرور منگوائیں

درثمین اردو	۵ ر
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	ا ر
ہدایات درباره معاملات	ا ر
ثنائی ہرزہ درائی	۰۲ ر
ختم نبوت کی حقیقت	۸ ر
حقیقت نماز	۶ ر
نغمۂ اکمل حصہ دوم سوم	۰۳ ر
ادعیۃ الاحادیث	۲ ر
ادعیۃ القرآن	۲ ر
خطبات نور حصہ اول و دوم	عہ ر
ثنائی چکر	ا ر
تذکرۃ المہدی	عہ ر
القاء ربانی	۶ ر
عشلامی	۳ ر
طبیب روحانی	۰۱ ر
مجموعہ الہامات حضرت اقدس حصہ اول و کشوف ہر حصہ	۸ ر عہ
علمائے خلف	۸ ر
اسرار روایات کربلا	ا ر
البلاغ المبین	ا ر
عصمت الانبیاء	۷ ر

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جون ۱۹۱۶ء

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ایک دوست سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بات دلچسپ تھی۔ دل نے چاہا کہ زبانی الفاظ قلمی کوششوں کے ذریعہ اور دوستوں کی خدمت میں پہنچا دیے جاویں کیونکہ وہ ایک ایسا سوال تھا کہ جو اکثر نوجوانوں کے دل و دماغ پر تصرف کئے ہوئے ہے۔ شاید کسی سعید روح کو اس سے فائدہ ہو

قبل اس کے کہ میں سوال وجواب کو لکھنا شروع کروں ضرور اپنے نیک دل اصحاب سے التجا کرونگا کہ کسی بات کو خواہ وہ کتنی ہی خلاف طبیعت کیوں نہو پہلے ٹھنڈے دل سے سوچ لینا چاہیئے پھر اُسکی تصدیق یا تکذیب کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ ان سطور میں آپ کو حق وہدایت کی روشنی ملجائے اور ہوسکتا ہے کہ اثنائے مطالعہ میں آپ کی توجہ کسی ایسی فروگذاشت پر پڑے جو آپکے خیال میں لاجواب ہو۔ عقلمند نادانوں کی باتوں سے نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ کان کن جوہر شناس پہاڑوں اور سنگریزوں سے ہیرے نکال لیتے ہیں +

کمی فرصت کا عذر غالباً اکثروں ہی کو ہوگا۔ اور مصنّفین کا تو یہ پیشہ ہی ہے۔ اس لئے ان سطور کو حتی الامکان مختصر کرنے کی فکر کی گئی ہے۔ ٹھنڈے دل سے ایک نظر ڈالنے کی التجا ہے اور بس۔

اللھم انت الھادی انت الحق +

سوال اس کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب خدا ہی کی طرف سے مامور تھے۔ ممکن ہے کہ وہ۔ وہ نہوں جن کے آنے کی امید ہے۔ اور اگر وہ سچے ہی ہیں تو ان کے ماننے یا نہ ماننے کا اثر ہم پر کیا پڑسکتا ہے +

الجواب وباللّٰہ التوفیق مزید توضیح کے لئے اس سوال کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں +

(الف) اس کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب سچے تھے کیا ممکن نہیں کہ وہ وہ نہوں جن کے آنے کی امید ہے +

(ب) سچے ہونے کی صورت میں ماننے یا نہ ماننے کا ہم پر کیا اثر ہے +

مضمون کو زیادہ ذہن نشین کرنیکے لئے پہلے نمبر (ب) کا جواب دینا مناسب مقام ہے +

ہمارا فائدہ ہی ہے خبر محل صدق وکذب ہے۔ ممکن ہے کہ مدعی جھوٹا ہو۔ پھر آپ کس اعتبار پر کسی کو مان سکتے ہیں؟ اس کا فیصلہ قرآن شریف نے نہایت سکینت بخش الفاظ میں فرمایا ہے۔ قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا اگر دعوےٰ کرتا ہے تو اُس کا وبال اُس کی گردن پر پڑتا ہے۔ پر اُس کے ماننے والوں پر پرسش نہیں۔ ہاں سچا دعویدار کھڑا ہو اور ہم نہ مانیں تو البتہ ہم مستوجب سزا ہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ۔ وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ۔ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللّٰہ وقد جاءکم

بالبیّنات من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذّاب۔ اور ایک مومن آدمی نے آل فرعون سے کہا ایسے آدمی سے کیوں لڑتے ہو جو اللّٰہ کیطرف بلاتا ہے حالانکہ وہ بیّنات کے ساتھ آیا۔ جھوٹا ہے تو اُس کا جھوٹ اُس پر پڑیگا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو تم پر وہ مصیبتیں آنیوالی ہیں جو وہ کہہ رہا ہے کیونکہ اللّٰہ مسرف اور کذّاب کو ہدایت نہیں دیتا۔ معلوم ہُوا کہ سچے کو نہ ماننے سے مصیبت آئے گی۔ آدمی پکڑا جائے گا۔ لیکن جھوٹے کا وبال جھوٹے کی گردن پر ہی پڑتا ہے۔ بات بھی یونہی ہے۔ کسی بستی میں کوئی آکر کہے کہ میں سرکار کی طرف سے فلاں کام پر مامور ہوں پر وہ جھوٹا ہو۔ اور ہم اس کو مان لیں تو کیا سرکار ہم سے پوچھے گی کہ کیوں تم نے ایک جھوٹے آدمی کو قبول کر لیا کہ وہ مجسٹریٹ ہے۔ بلکہ سرکار خود اُس شخص کو سزا دیگی۔ آئے دن بدمعاش لوگ سب انسپکٹر آف پولیس۔ داروغہ آبکاری وغیرہ بنکر لوگوں کو دھوکے دیتے رہتے ہیں لیکن کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ سرکار نے دھوکہ کھانے والوں کو پکڑا ہو بلکہ وہ ہمیشہ دھوکہ دینے والے کو پکڑتی ہے۔ برخلاف اسکے کہ اگر سب انسپکٹر پولیس یا داروغہ آبکاری سچا ہو اور لوگوں نے اس کا انکار کیا تو سرکار مجسٹریٹ کو تو چھوڑ دیتی ہے پر پکڑتی ہے تو پبلک کو جس نے اُس کا انکار کیا +

ایک اور آیت

فمن اظلم ممن کذب علی اللّٰہ وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکٰفرین۔ اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللّٰہ پر جھوٹ بولے اور وہ شخص جو سچائی آنے پر بھی اُس کا انکار کرے کیا دوزخ کافروں کا ٹھکانا نہیں۔ معلوم ہُوا کہ دو ہی شخص قصوروار اور ظالم ترین مخلوق ہیں (۱) خدا پر جھوٹ بولنے والا۔ (۲) سچے اور سچائی کا مُنکر۔ تیسرا شخص یعنی جھوٹے کو ماننے والا اس سے کچھ بھی بازپرس نہیں ہے۔ دیکھو مسیلمہ کذّاب اور دوسرے جھوٹے دعویداران نبوت کو خدا نے سزا دی۔ ذلیل کیا۔ لیکن کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ انکے ماننے والوں پر بھی اس لئے عذاب آیا کہ اُنھوں نے مفتری کی اقتدا کی۔ عذاب ہمیشہ اُنھیں قوموں پر آیا ہے جو سچے نبیوں کا انکار کرتی ہیں۔ حدیث میں ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ جو اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے +

سو بفرض محال ہمیں مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی صورت میں بھی کوئی نقصان نہیں بلکہ فایدہ ہی ہے۔ کیونکہ ہمیں حسن ظن کا ثواب ہی ملے گا۔ کہ ایک شخص کو بظاہر نیک اور پارسا دیکھ کر اسکی صداقت کے قائل ہو گئے۔ ایک بزرگ تھے۔ کسی مسخرے نے کہا۔ حضرت! آپکی تعظیم کے لئے فلاں ندی کا پل اُٹھ کر آ رہا ہے۔ آپ بھی لباس فاخرہ پہن لیجئے۔ حضرت اندر گئے اور کپڑے پہننے لگے۔ بیوی نے کہا۔ کہاں کی تیاریاں ہیں؟ فرمایا فلاں پل میرے پاس آ رہا ہے اس لئے میں اُسکی تعظیم کو جا رہا ہوں۔ بیوی نے جھنجھلا کر کہا۔ ڈھنڈو! کہیں پل بھی اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے۔ فرمایا ایک مسلمان کے مُنہ سے مَیں نے سُنا۔ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ اللہ اللہ! کیسے نیک گمان لوگ تھے۔ برحمہم اللہ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نیک گمان پر ہی دُنیا کا کارخانہ چلتا ہے۔ حدیث کا سارا علم اسی بات پر مانا جاتا ہے کہ نیک لوگوں نے سچے لوگوں سے ہم تک پہنچایا۔ اسی لئے تو اُس کو ظنی کہتے ہیں کیونکہ پھر بھی گمان ہوتا ہے کہ ان سینکڑوں راویوں اور محدثوں کے اندر کوئی تو جھوٹا ہو سکتا ہے۔ حسن ظن ہوتا تو شیعہ لوگ کیوں شیخین سے باغی ہوتے۔ حسن ظن ہوتا تو کیوں یہودی حضرت مریم پر بہتان لگاتے حسن ظن ہوتا تو کیوں منافقین عائشہ صدیقہ پر تہمت لگاتے۔ گورنمنٹ کی نوکری محض اسی حسن ظن پر مبنی ہے کہ مہینہ ختم ہونے پر تنخواہ۔ اور ملازمت کی مدت ختم ہونے پر پنشن ضرور ملے گی۔ لیکن اگر کوئی گمان کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ مہینہ ختم ہونے پر گورنمنٹ تنخواہ نہ دے۔ گورنمنٹ ہی اُٹھ جاوے جب ہم پنشن کے مستحق ہوں۔ سو ایسا شخص نہ نوکری پا سکتا ہے نہ پنشن۔ حضرت صدیق کا لقب فقط آپ کے اعلیٰ درجہ حسن ظن پر ملا۔ نبی کریم کے حالات کو دیکھ کر کہدیا کہ "صدق" نہ دلیل پوچھی نہ معجزہ مانگا +

ایک سوال

جو فطرتاً یہاں پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو آدمی پر ایک آفت آجاتی ہے کہ وہ سب ہی پر حسن ظن کرنے لگے۔ سچے کے ساتھ بھی ہو جھوٹے کے ساتھ بھی ہو۔ اطمینان قلب کہاں ہو۔ تشفی تو نہ ہوئی کہ ہاں یہی خدا کیطرف سے آیا +

سو واضح ہو کہ خداوند تعالےٰ رؤف بالعباد ہے جب دُنیاوی معاملات کے لئے اُس نے ہدایت و نور کے سامان مہیا فرما دیئے ہیں تو بصیرت قلب کے لئے بھی کچھ

نہ کچھ سامان کیا ہوگا۔ خصوصاً جبکہ دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل ترین کویان فرمایا ساری نعمتوں کو ختم کر دینے کا وعدہ دیا تو پھر اُس میں ایسے مہتم بالشان امور کے لئے جنپر کفر و ایمان کا انحصار اور جزاو سزا کا دار و مدار ہے۔ ضرور مشعل راہ ہدایت بتائی ہوگی ہمارے نبی سراج منیر تھے (علیہ از کے صلوٰۃ اللہ) چراغ اور روشن کرنیوالے چراغ۔ یہ جس سے چاند اور ستارے روشنی لیں +

میں کہتا ہوں کہ حضرت خاتم النبیین کے ماننے والوں کو بھی تو بجنسہٖ یہی پس و پیش حسن ظن کرتے ہیں ہوتا ہوگا۔ کہ ممکن ہے کہ یہ محمدؐ اپنے دعوے میں جھوٹا ہو (معاذ اللہ) آج ہم اس پر حسن ظن کر لیں۔ کل دوسرا آجاوے۔ اُس پر بھی حسن ظن کر لیں۔ اب بتاؤ فیصلہ کریں تو کیونکر کہ فلاں سچ مچ خدا کی جانب سے ہے اور فلاں نہیں۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ خداوند تعالےٰ اپنے حبیب پر سے اس خدشہ کو رفع کر دیوے تھا اور یقیناً تھا۔ سو قربان جائیں اپنے رحمٰن و رحیم خدا کے کہ اُس نے ایک ہی آیت سے وہ اسباب بتلا دیئے جس سے ہم ایک نبی کی صداقت کے حُسن ظن کو یقین سے بدل سکتے ہیں۔ اور جس سے ہماری فراست ایمانی پکار اُٹھتی ہے کہ بیشک یہی وہ ہے جسے خدا نے رسالت و نبوت کے لئے چُن لیا۔ چونکہ آقا و غلام میں مناسبت ہوتی ہے۔ اصل و سایہ میں جدائی نہیں ہوتی۔ اس لئے کوشش کیجائیگی کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق ایک ہی رنگ کے دلائل۔ اور ایک ہی طرز کا استدلال قرآنی پیش کیا جاوے۔ تاکہ غیر مذاہب کے سامنے نبی کریمؐ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے وہ ویسے ہی مفید ثابت ہوں جیسے کہ اس کے خادم اُس کے غلام اُس کے سایہ اُس کے ظل کی حقانیت کے لئے برادران غیر احمدیہ کے پاس

اب ناظرین سوال (الف) کیطرف متوجہ ہوں۔

اسباب حُسن ظن۔

الف۔ کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب سچے ہی تھے +

واضح ہو کہ بے شک سارے انبیاء کے متعلق پیدا ہو سکتا تھا اور ہو سکتا ہے۔ نبی کریمؐ کے متعلق تو بے شک یہودیوں اور عیسائیوں کو تھا سو خداوند تعالےٰ نے بیسیوں روشن دلائل

سے ثابت کردیا ہے لیکن منجملہ اُن کے ایک آیت لیجاتی ہے جو عجیب رنگ میں جامع ومانع ہے۔ قال اللہ تعالے۔ یَعرِفُونَہٗ کَمَا یَعرِفُونَ اَبنَاءَھُم۔ (ترجمہ) "یہ اہل کتاب اس کو اسی طرح پہچان لیتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں"۔ سو معلوم ہُوا۔ کہ جن اسباب۔ دلائل۔ وسائل سے باپ اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے اُنہی سے ایک نبی کی صداقت بھی مانی جاسکتی ہے +

ایک باپ سے سوال

ہم یہ کرتے ہیں کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ لڑکا جسکو وہ اپنا بیٹا کہتا ہے۔ اسی کا لڑکا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی اور کا نطفہ ہو ممکن ہے اُسکی بیوی نے کہیں اور آنکھ لگائی ہو۔ (گستاخی معاف) کیا وہ یقیناً کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا نطفہ تھا جو مستحیل ہو کر لڑکے کی شکل میں مستحیل ہُوا۔ اس نے آنکھ سے تو نہ دیکھا۔ بعینہٖ یہی سوال ایک مامور کے متعلق ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ مامور نہ ہو۔ ہم نے تو خدا کیطرف سے مامور ہوتے نہ دیکھا۔ سُنیئے ایک باپ ذیل کے وجوہ پر اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے +

باپ حُسن ظن کرتا ہے

سب سے پہلے خاوند اپنی عورت پر نیک گمان کرتا ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے پہلے کبھی اُسکے حرکات وسکنات۔ طور وطریق بُرے نہیں پائے گئے۔ انشاء اللہ یہ نطفہ میرا ہی ہے۔ بعض خاوند شکّی ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنی عورتوں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ اور یوں بھی خاوند کو عورت کے چال چلن کو آزمانے اور جانچنے کا بہت موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ان مواقع ووقائع پر وہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسکی بیوی کا چال چلن کیسا ہے۔ اسی طرح انبیاء کا چال چلن۔ طور وطریق قبل از دعویٰ نبوت دیکھنا چاہیئے کہ کیسا تھا۔ نبوت سے پہلے انبیاء کی زندگی نہایت بے لوث ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم کفار مکہ کو خطاب کرکے فرماتے ہیں۔ فَقَد لَبِثتُ فِیکُم عُمُرًا اَفَلَا تَعقِلُون۔ ترجمہ۔ یعنے تم میں ایک عمر گذاری تم نہیں سمجھ سکتے؟۔ عُمُرًا کو نکرہ رکھ کر عجیب بلاغت کے ساتھ ساری باتیں جمع فرمادی ہیں۔ عُمُرًا (ایک بڑی عمر چالیس برس) عُمُرًا۔ ایک خاص طرح کی عمر۔ جوانی کی جس میں انسان خواہشات ولذائذ کے لئے ہر قسم

کی بدی کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ معاملات کی عمر۔ آپ فرماتے ہیں۔ چالیس برس تک تمہارے ساتھ رہا۔ جوانی کی عمر۔ تجارتی معاملات تم سے کئے۔ قومی کاموں۔ مذہبی اُموروں میں تمہارے ساتھ شریک رہا۔ کیا کبھی میں نے دروغ بیانی کی تھی۔ کسی کو دھوکہ دیا تھا۔ پھر جب مخلوق کے ساتھ میرا معاملہ ایسا صاف تھا۔ تو آج کیا خالق پر جھوٹ بولنے لگا ہوں؟ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ! لوگوں پر تہمت نہ لگائی آج خدا پر تہمت لگا سکتا ہوں۔ مخلوق کیطرف جھوٹی باتیں منسوب نہیں کیں۔ آج خالق کیطرف منسوب کرنے کی جرأت آگئی؟ سو ظاہر ہے کہ کفار مکہ میں سے کسی مخالف عنید کو بھی یہ موقعہ حاصل نہ ہو سکا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو آلودہ ثابت کر سکے۔ مخالف و موافق سبھی آپ کو امین کہتے تھے +

یہی حال مرزا صاحب کا بھی تھا۔ چالیس برس تک کی زندگی کے گواہ ہندو بھی ہیں آریہ و سکھ بھی ہیں۔ غیر احمدی ہیں۔ اُنکے خون کے پیاسے قرابت دار بھی ہیں۔ ایک نے بھی تو یہ نہیں کہا کہ انکے معاملات میں جھوٹ۔ مکر۔ چالبازی۔ تہمت ہُوا کرتی تھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی سے بڑھ کر کون واقف کار ہوگا۔ اور کون مخالف بھی۔ اُنہیں سے حلفیہ دریافت کر لیجئے۔ یا انکے رسالہ اشاعۃ السنہ کو ہی دیکھ لیجئے۔ تعریفوں کے پُل باندھ دیئے ہیں۔ جوانی میں نہ کبھی جھوٹ بولا نہ تہمت لگائی۔ مہینوں روزے رکھا کرتے تھے۔ قرآن شریف ٹہل ٹہل کر اس کثرت سے پڑھا کرتے کہ زمین دب جاتی۔ اُسی وقت ہی رؤیائے صادقہ و کشوف کی کثرت تھی۔ براہین احمدیہ اُسی وقت کی تصنیف ہے اُسی کو دیکھ کر انصاف پکار اُٹھتا ہے کہ ایسا شخص خدا پر جھوٹ بول نہیں سکتا +

باپ وقت سے پہچانتا ہے

بیوی پر حسن ظن کرنیکی ایک اور وجہ یہ ہوتی ہے کہ باپ دیکھتا ہے کہ آیا لڑکے کا تولد وقت پر ہُوا ہے؟ وہ اپنے جماع کی مدت کو تولد کی مدت سے ملاتا ہے اور جب وقت ٹھیک ملتا ہے تو پھر وہ مان لیتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی بعثت کا بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ جس وقت کہ شیطان کی حکومت ہو جاتی ہے۔ خدا کے پرستاروں میں ضعف آجاتا ہے دُنیا پر تاریکی چھا جاتی ہے تو اُس وقت غیرت حق کو اِسی لئے جوش آتا ہے

کہ ظہر الفساد فی البر والبحر۔ دریاؤں میں خشکی میں فساد پھوٹ پڑا۔ یہ نبی کریمؐ کے نزول کا وقت تھا۔ علاوہ ازیں اور ایک وقت ہوتا ہے جو آسمانی کتابوں میں کسی نبی کے آنے کا لکھا ہوتا ہے۔ یجدونہ مکتوبًا فی التوراۃ والانجیل۔ نبی کریمؐ کی شان میں آیا ہے یعنی اس کے آنے کا ذکر توراۃ و انجیل میں لکھا ہے +

اب بیئنا مرزا صاحب کی آمد کے وقت کو دیکھو! کیا دنیا میں فسق و فجور کی کثرت نہیں کیا دنیا مادہ پرست نہیں۔ کیا عالموں۔ زاہدوں۔ اور سجادہ نشینوں کی حالت خراب نہیں ہوئی۔ کیا عیسائیت اور آریہ قوموں کا زور نہیں ہے پھر نبی کریم کی پیشگوئی نہیں تھی کہ چودھویں صدی کا فتنہ عظیم الشان فتنہ ہوگا۔ اور کیا آپ نے نہیں فرمایا۔ تھا کہ اُس وقت ایک مجدد۔ ایک مہدی آئے گا۔ اب بتلاؤ کہ چودھویں کا تقریبًا آدھا ہونے کو آیا۔ کہاں ہے وہ جسکی آڑ میں آکر ہم فتنہ سے نجات پاویں +

سو مبارک ہو آنے والا قادیان میں آیا اور اُنہی نشانوں کے ساتھ آیا جو حضرت نبی کریمؐ نے فرمائے تھے۔ اور اُسی وقت پر آیا جو آپ نے بتلایا تھا۔ آیا اور آپ کی صداقت پر مُہر لگادی +

باپ اپنے بیٹے کا کفیل ہوتا ہے

لڑکا اکیلا پیدا ہوتا ہے اپنے ساتھ کچھ بھی نہیں لاتا۔ باپ ہی اُسکی ساری ضروریات کا کفیل ہوتا ہے ماں کی چھاتیوں کا دودھ باپ ہی کی غذا سے تیار ہوتا ہے

انبیاء بھی جب آتے ہیں تو اکیلے آتے ہیں۔ گمنام ہوتے ہیں۔ خدا اُن کو شہرت دیتا ہے ضعیف ہوتے ہیں خدا اُن کو دنیا بھر میں قوی بناتا ہے۔ بے کس ہوتے ہیں خدا اُنکے ساتھ ایک جماعت کر دیتا ہے۔ لوگ اُنکی جان کے خواہاں ہوتے ہیں وہ اُن سب کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم کس مزے سے فرماتے ہیں کلا اِنَّ مَعِیَ رَبِّی سَیَھْدِیْنِ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ میرا رب میری ہدایت کرے گا مجھے کھلائے گا مجھے پلائے گا۔ اور جب میں بیمار پڑجاؤں گا تو وہی مجھے اچھا کردے گا نبی کریم کو خداوند تعالےٰ کس پیار سے کہتا ہے الم یجدك یتیما فاوٰی کیا یتیم

پاکر تم کو پناہ نہ دی ووجدک ضالاً فہدیٰ کیا تم کو وارفتہ محبت پاکر ہدایت نہیں دی۔ ووجدک عائلاً فاغنیٰ۔ بال بچے والے تھے تم کو غنی نہیں کیا۔ سُنّت اللہ ہی یونہی ہے ایک نوح کے لئے سارا زمانہ غرق۔ ایک موسیٰ کے لئے سارا ملک فرعون زیر آب۔ اور ایک ابراہیم کے لئے نمرود اور اُسکی ذریت ہلاک +

مرزا صاحب اکیلے۔ بستی میں رہنے والے۔ نماز پڑھنے کو بھی کوئی نہ تھا۔ کثرت انہماک کی وجہ سے باپ تک ناراض۔ اسی وقت الہام ہوتا ہے۔ وسع مکانک یاتوک من کل فجٍ عمیق ویاتیک من کل فجٍ عمیق۔ مکان کشادہ کرو۔ دُور دور سے لوگ اور اشیاء تحائف تمھارے پاس آئینگی۔ اب اسکے ساتھ چھ لاکھ کی جماعت ہے۔ ماریشس۔ ہانگ کانگ۔ مالابار۔ لنڈن۔ امریکہ۔ اڑیسہ۔ بنگال میں اسکے مرید ہیں۔ ایک چھوڑ تین تین مسجدیں قادیان میں ہیں پھر بھی نمازیوں کو جگہ نہیں ملتی۔ یہ بات تفصیل طلب ہے کہ کس طرح خدا نے اسکی کفالت کی۔ اڑیسہ میں سونگھڑہ اور پنجاب میں قادیان کا جو مقابلہ کرسکتے ہیں وہ خوب اس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ فجٍ عمیق کس طرح پورا ہوا +

باپ بیٹے کو علم دیتا ہے

ہماری زبان ماں باپ کی دی ہوئی ہے۔ مضر و مفید اشیاء کا علم ماں باپ ہی کی توجہ سے ہوتا ہے قرابت داروں اور دوستوں سے باپ ہی انٹروڈیوس کراتا ہے۔ انبیاء کو بھی اللہ تعالیٰ ہی علم سکھاتا ہے۔ وعلّم اٰدم الاسماء کلھا۔ ایک پیغمبر کی شان میں کہا۔ وعلمناہ من لدنا رشدا۔ ہم نے اُس کو اپنے پاس سے ہدایت کی باتیں سکھائیں۔ ففہمناھا سلیمان۔ سلیمان کو ہم نے سمجھایا۔ نبی کریمؐ کو دعا تلقین ہوتی ہے ربِّ زِدنی عِلماً۔ اے اللہ سب سے بڑھ کر مجھ کو علم دے۔ اب اس کی قبولیت کا رنگ دیکھو! ایک اُمّی محض۔ مدعیان فصاحت کو جو اپنے بالمقابل سب کو عجم (گونگے) کہنے والے تھے۔ ڈنکارتا ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین ۝ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین ۝ ایک سورۃ تو اس کے جیسا بنا لاؤ اور سارے ملکر بنالاؤ۔ اگر تم

ذکر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اہل کتاب و مشرکین دونوں کو ایک ہی وار میں ختم کیا۔ اہل کتاب سے کہا مدعی کتاب ہو۔ مدعی ہدایت ہو۔ ایسی ہدایت بھری کتاب تو بنا لاؤ۔ مشرکین سے کہا کہ بڑے فصاحت کے ڈینگ ہانکتے ہو ایسی فصیح سورۃ لکھ لاؤ۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی بھی کر دی کہ نہیں لا سکو گے +

لطیفہ اس بات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو طرح کا علم اللہ تعالےٰ انبیاء کو دیتا ہے۔ ایک ایسا علم جس کے مقابل پر کوئی دوسرا نہ لا سکے۔ دوسرا علم غیب۔ آیندہ کی باتیں۔ پیشگوئیاں۔ فاتوا بسورۃ اور فان لم تفعلوا میں قسم اوّل کا حال بتلایا ہے۔ اور ولن تفعلوا سے پیشگوئی بھی کر دی کہ ایسا نہیں کر سکو گے۔ اسی طرح اور سینکڑوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں +

اسی معیار پر حضرت مرزا صاحب کو پرکھیئے۔ یہ بھی اُمّی تھے۔ معمولی لیاقت فارسی عربی کی تھی۔ اور مانا کہ اعلیٰ درجہ کے لائق اور چوٹی کے عالم تھے پھر بھی کوئی زبردست سے زبردست عالم ساری دُنیا کے عالموں کو چیلنج دے سکتا ہے کہ ایسی کتاب لکھ کر لاؤ؟ حضرت مرزا صاحب نے سارے مذاہب والوں سارے مدعیانِ علم کو زور سے پکار کر کہا کہ محض قرآن شریف کی کامل اتباع اور نبی کریمؐ کی غلامی کے سبب مجھے خدا نے یہ بزرگی عطا فرمائی ہے کہ میری کتابیں بھی لاجواب ہیں اور ولن تفعلوا کے رنگ میں میں بھی کہتا ہوں کہ کوئی اُس کا جواب دے نہ سکے گا۔ جلسہ مذاہب والے مضمون کے متعلق پیشگوئی کی کہ میرا مضمون بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ براہین احمدیہ کا رد لکھنے والے کو دس ہزار کا انعام۔ اور متعدد کتابوں کے مقابل کئی کئی سو روپیوں کا انعام مقرر کیا۔ آج تک کسی نے نہ لیا۔ ایک مولوی فاضل مولوی کو فقط عربی عبارت پڑھ دینے کا چیلنج دیا وہ بھی نہ ہو سکا +

پیشگوئیاں (علم غیب جو خدا کی طرف سے بتلایا جاوے) بیسیوں نہیں سیکڑوں پوری ہوئیں۔ لیکھرام کی موت۔ ڈوئی کی موت۔ من کل فج کی پیشگوئی۔ پنجاب میں طاعون کی پیشگوئی۔ بنگالیوں کی دلجوئی کی پیشگوئی + یہ پیشگوئیاں اس صفائی سے پوری ہوئیں

کہ آج کسی ایک کو بھی مجالِ انکار نہیں - چند پیشگوئیاں جو زیادہ سے زیادہ پانچ یا چھ ہیں جو بزعم مخالفین پوری نہ ہوئیں - مثلاً احمد بیگ والی پیشگوئی وغیرہ سو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کو پیشگوئی پر ہی ماننا ہے تو آپ اُن پیشگوئیوں کو پیش کیجئے جو پوری نہ ہوئیں اُنکی تعداد میں دعوے سے کہتا ہوں انشاء اللہ دس سے زیادہ نہ ہوگی (جتنا کہ مجھے علم ہے) اس کے مقابل پر میں اُن پیشگوئیوں کو پیش کروں گا جو آفتاب کیطرح پوری ہوئیں اور جنکی تعداد کم از کم ایک سو دس ہوگی - اب آپ سے عرض ہے کہ پلّہ کدھر بھاری ہے ؟ آپ کو اگر پیشگوئی پر ہی ایمان لانا ہے تو ان پوری ہونے والیوں کو مان لیجئے پھر ہم انشاء اللہ ثابت کر دینگے کہ وہ بھی پوری ہوگئیں اور اُسی رنگ میں جن میں حضرت نبی کریمؐ کی بعض پیشگوئیاں ✤

باپ چند علامتوں پر یقین کر جاتا ہے

بچّے کے پیدا ہونے پر جب باپ دیکھتا ہے کہ اُسکی صورت و شکل کے کچھ حصّے مجھ سے ملتے ہیں مثلاً آنکھ ہی باپ کیطرح ہے - چال باپ کیطرح ہے تو پھر وہ یقین کر جاتا ہے کہ ہو نہو یہ میرا ہی بچّہ ہے - وہ یہ بحث نہیں اُٹھاتا کہ اُس کے بال میرے بالوں کی طرح - اس کے کان میرے کانوں کیطرح اس کے ہاتھ پاؤں - آواز - رنگ پورا پورا میرے برابر کیوں نہ ہوا - نہیں ! بلکہ دو تین مشابہتوں کو دیکھ کر اُس کا حسنِ ظن مبدل بہ یقین ہو جاتا ہے اور وہ بقیہ مشابہتوں کی بابت کچھ نہ کچھ تاویل کر لیتا ہے - حضرت محمد مصطفےٰ کے وقت - حضرت مسیحؑ کے وقت یہودیوں کو کیا دھوکہ تھا ؟ علامتیں سب کی سب پوری نہ ہوئیں (ورنہ وہ ایمان نہ لے آتے) یہودی اب تک منتظر مسیح ہیں اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ میں اُن کی سمجھ کے مطابق تورات کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی - الیاس آسمان سے نہ آیا - پر نوفل نے چند علامتوں کو دیکھ کر کہہ دیا کہ یہی نبی آخر الزمان ہے - اور وہ اہلِ کتاب بھی جنھیں خدا نے ہدایت دی - کسی نے حلم کی نشانی دیکھ کر اقرار کر لیا - کسی نے وقت کا اندازہ لگا لیا - حدیثوں کو پڑھئے اکثر اہلِ کتاب کی ہدایت کے لئے ایک ہی علامت کافی ہوئی ہے ✤

ظہور مہدی کی علامتوں میں اگر آپ ہر ایک کو لفظاً لفظاً پورا ہونا مانگینگے تو یہ ناممکن ہے اور ایسی بات ہے جو آنحضرت ؐ کے وقت میں نہ ہوئی۔ لاجرم آپ کو رمضان کے خسوف و کسوف۔ ریل کی سواری۔ طاعون و قحط۔ مغرب سے آگ نکلنی۔ (سارے کام آگ سے لیتے ہیں) اور اسی طرح کی دس بیس علامتوں کو دیکھ کر یہ مان لینا چاہئیے کہ مدعی سچا ہے اور بقیہ علامتیں پوری ہوئیں لیکن رنگ جداگانہ ہے +

باپ فطرتی جوش سے پہچانتا ہے

ہر ایک باپ اپنے بیٹے کے لئے جوش رکھتا ہے۔ بستر مرگ پر بھی اُسے بچے یاد آتے ہیں جو اُس کے بچوں کو چھیڑتا ہے وہ اُس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ خداوند تعالےٰ بچوں سے بڑھ کر انبیاء کو پیار کرتا ہے۔ جب قوم اُس کو چھیڑتی ہے تو ایک ایک لئے دُنیا کو فنا کر دیتا ہے۔ قرآن شریف ان قصوں سے بھرا پڑا ہے۔ حضرت ابراہیم۔ نوح۔ موسیٰ۔ نبی کریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تائید کیسی ہوئی اور دشمن کس طرح پامال ہوئے +

اب مرزا صاحب کے چھیڑنے والے بیسیوں تھے۔ مباہلہ کرنیوالے بھی کثرت سے تھے سب کا کیا حال ہُوا۔ ہلاک ہو گئے۔ ذلیل ہو گئے۔ ہر میدان میں خدا نے ان کو ذلیل کیا۔ اور مرزاؑ اور اسکی جماعت کو کامیاب +

باپ پرائے بیٹے کو اپنا بیٹا نہیں کہتا

مانی ہوئی بات ہے۔ غیر کا لڑکا کسی کو اپنا باپ بنانے اور اس طرح اُس کی جائداد اور عزت میں حصہ لینا چاہے تو ایک شریف آدمی کے غصہ کی کچھ حد نہیں رہتی بعض نالائق لڑکے جب کسی فرضی باپ کی طرف منسوب ہو کر کچھ کر جاتے ہیں تو پھر سرکاری چارہ جوئی کی ضرورت پڑتی ہے +

شریف باپ نالائق اولاد کو اولاد نہیں کہتا

بلکہ عاق کر دیتا ہے۔ یا کم از کم اس سے تعلق نہیں رکھتا۔ سلوک نہیں کرتا۔ مکان سے جُدا کر دیتا ہے یہ دُنیا کا روزمرہ ہے آپ

ایسی بیسیوں مثالیں پاؤ گے۔ نا ہنجار شہزادے ولی عہدی سے محروم رہتے ہیں۔ نوح سے کہا۔ انہ لیس من اھلک یہ نالائق بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں ہے جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناپسندیدہ بھائی باپ کے پاس آئے تو یعقوب نے اپنا دُرِّ بے بہا (یوسف) اُسکی سپردگی میں دینے سے پس و پیش کیا۔ اسی طرح وہ شخص جو خدا کیطرف اپنے تئیں منسوب کرتا ہے اور اسی طرح زبردستی سے منسوب کرتا ہے جس طرح کہ ایک نالائق یا فرضی بیٹا۔ تو پھر خدا کی غیرت تو دُنیا کے معمولی بادشاہوں اور شریفوں سے تو کہیں بڑھی ہے +

اسی لئے مفتری علی اللہ ہلاک ہو جاتا ہے

اور خداوند تعالےٰ کی عزت اسی اصول کے مطابق اُسے ذلت۔ ہلاکت۔ گمنامی کے گڑھے میں ڈال دیتی ہے۔ سُنو! قرآن شریف سید الاولین و الآخرین سرور کائنات۔ صادق و مصدق رحمۃ اللعالمین جیسے کے متعلق کن جلالی الفاظ میں کہتا ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (ترجمہ) یہ پیغمبر" اگر بعض باتیں (کل بھی نہیں) بھی ہماری طرف لگائے تو ہم اُسے سیدھے ہاتھ سے پکڑ لیں اور اسکی رگ جان کو کاٹ ڈالیں"

تین سزائیں

(۱) اخذنا منہ بالیمین۔ سیدھے ہاتھ سے پکڑینگے۔ مضبوط پکڑیں گے رہائی نہیں ہوتی۔ (۲) لقطعنا منہ الوتین۔ (رگ جان کو کاٹ دینگے) جلدی ہلاک کر دینگے۔ رگ جان کو کاٹ دینے سے آناً فاناً جان نکل جاتی ہے۔ کسی کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں۔ سر کچل ڈالیں۔ کچھ دیر سے جان نکلیگی۔ لیکن رگ جان کٹی اور رُوح فنا۔ (۳) لقطعنا منہ الوتین۔ اُس کا سلسلہ ٹوٹ جائیگا۔ دل سے آگ نکلتی ہے رُوح لیکر اور اوپر کیطرف جاکر پھر دو حصہ میں منقسم ہوتی ہوئی سارے جسم میں پھیل جاتی ہے یہی وہ موٹی رگ ہے جو گردن میں نمایاں ہے تو اُن تمام رگوں کی رُوح رواں ہے جو سارے جسم میں رُوح کی رسد پہنچاتی ہیں۔ وہ کٹ جاتی ہے تو سارا رُوح رسائی کا سلسلہ اور تار برقیات بھی کٹ جاتی ہیں +

اسی طرح ایک مفتری کو تین سزائیں ملتی ہیں (۱) مضبوطی سے پکڑا جاتا ہے۔ رہائی

نہیں ہوتی۔ (۲) جلدی ہلاک کیا جاتا ہے مہلت نہیں ملتی۔ (۳) اس کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تمبع اور مُرید اس سے بیزار ہوتے ہیں۔ مثال کے لئے ڈوئی کا واقعہ یاد کرو مضبوطی سے پکڑا گیا۔ جلدی سے ہلاک کیا گیا۔ اس کے متبعین سخت مخالف ہو گئے۔

نبی کریمؐ کا ۲۳ سالہ معیار

ایسے دل ہلانے والے اور پُر غضب الفاظ کے بعد خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اپنے نورِ نظر کو عزت دی۔ دشمنوں پر غالب کیا۔ آپ کے بعد آپ کی اُمت ایسی بڑھی ایسی بڑھی کہ دُنیا کے گوشہ گوشہ پر نہ صرف پھیل گئی بلکہ حکومت کرنے لگی۔ اب اللہ تعالےٰ کے اس فعل سے ہم کو سچے اور جھوٹے مدعی کے پرکھنے کا معیار ہاتھ آیا۔ نبی کریمؐ جن سے بڑھ کر صادق و مصدق پیغمبر نہؤا۔ اور نہ ہوگا ان جلالی الفاظ و وعدہ کے بعد جب دعوٰی نبوت سے لیکر وفات تک ۲۳ برس تک زندہ رہے۔ تو اب ہم بھی ایک معیار یہ پا گئے کہ کوئی مدعی دعوٰی نبوت و ماموریت کے بعد ۲۳ برس تک زندہ رہے۔ عزتمند رہے۔ اُس کا سلسلہ بڑھتا رہے تو اُسے ہم سچا کہینگے +

ورنہ اگر ایک جھوٹا بھی وہی مدت پا جاوے۔ جو ایک سچے کو ملی۔ وہی عزت پا جاوے جو ایک صادق کو عطا کی گئی تو پھر سچے اور جھوٹے میں کیا امتیاز ہو سکتا ہے۔ ایک آریہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں مفتری بھی ۲۳ برس تک زندہ رہا اور تمہارے پیغمبر بھی رہے۔ پھر ہم کس طرح دونوں میں تمیز کر سکتے ہیں +

کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے؟

کہ کسی مفتری نے جھوٹے دعوے کے بعد ۲۳ برس کی مہلت پائی ہے۔ اُسے عزت ملی ہو۔ اُس کے بعد اُس کا سلسلہ بھی برقرار رہا ہو۔ ہم بآہنگ بلند کہتے ہیں اور اُس ایمان کو لے کر کہتے ہیں جو ہم کو قرآن پر۔ نبی کریمؐ پر ہے کہ کوئی نہیں ثابت کر سکتا۔ ورنہ پھر اس شک کا جو غیر اقوام کیطرف سے خود نبی کریمؐ کی صداقت پر وارد ہوتا ہے کوئی جواب نہیں ہے۔ حالانکہ آیت آپ ہی کے متعلق اُتری۔ فتدبر +

کیا خدا کا کام نہ تھا

باپ غیر کے بیٹے کو کیوں اپنا بیٹا نہیں کہتا؟ نالائق

بیٹے سے کیوں بیزار ہوتا ہے اسی لئے کہ پبلک دھوکہ نہ کھائے۔ گورنمنٹ ایک غیر کو میری جائداد کا وارث نہ بناوے۔ اب میں بعجز یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا خدا کا کام نہ تھا کہ مرزا کو جو اس کی طرف سے نہ آیا۔ نہ اُس نے بھیجا۔ ہلاک نہ کیا۔ دعویٰ نبوت سے تیس برس تک زندہ رہا۔ عزت ملی۔ لاکھوں مرید ہوئے۔ لاکھوں روپے اور لاکھوں کا مال آیا۔ بیسیوں ایم۔ اے سیکڑوں علماء وفضلاء۔ مولوی فاضل منشی فاضل۔ ڈاکٹر۔ صوفی۔ مشائخ۔ پیرزادے جماعت میں آئے۔ بہت سے صاحب کشف والہام۔ مجذوب سلسلہ میں آئے۔ قادیان جیسی بستی میں رہنے والے کی آواز ماریشس۔ لنڈن۔ ہانک کانگ۔ امریکہ۔ مالابار۔ آکریبیہ بنگال۔ برہما۔ سیکوں کے گوشہ گوشہ میں پہنچی۔ فوت ہوئے آٹھ برس ہوئے سلسلہ ترقی پر ہی ہے۔ وفات کے بعد کئی ہزار نئے مرید داخل سلسلہ ہوئے۔ سلسلہ میں سے اگر ایک نکلتا ہے تو بفضلہ سو داخل بھی ہوتے ہیں۔ عیسائیوں پر۔ آریوں پر۔ سکھوں پہ۔ برھموسماجوں پر۔ نمایاں فتح عطا فرمائی۔ ڈوئی۔ لیکھرام جیسے دشمنوں پر کامیابی پائی ساری دُنیا کے لوگوں نے مخالفت کی۔ علماء نے کفر کے فتوے اس کثرت سے دیئے۔ کہ ہندوستان وعرب کا کوئی نامی عالم بھی نہیں بچا۔ لوگوں نے جان لینے کی کوشش کی۔ خون کے مقدمے چلائے گئے۔ کئی وارنٹ نکالے گئے۔ اُس کا اور اُس کے مریدوں کا حقہ پانی بند کیا گیا۔ رشتہ داری روکی گئی۔ بیویوں کو خاوندوں سے جدا کیا گیا۔ بعضوں کو شہید بھی کر دیا گیا۔ حال ہی میں مالابار میں کتنوں کو مارتے مارتے ادھ موا کر دیا۔ گورنمنٹ سے ملازمت چھیننے کی درخواست کی گئی۔ اور گالیوں۔ پتھروں۔ ڈھیلوں کی نہ پوچھو۔ پھر ان تمام مخالفتوں اور رکاوٹوں کے ساتھ سلسلہ ہے کہ بڑھتا ہی جا رہا ہے جو مصیبتیں کہ صحابہؓ پر آئیں اُسی قسم کی مصیبتیں ہم پر بھی آئیں لیکن آخر خدا نے کامیاب فرمایا ٭

دو باتیں

آپ سے میں پوچھتا ہوں آپ سوچ کر بولیں۔ اوّل یہ کہ سلسلہ میں داخل ہونیوالوں کی تعداد زیادہ ہے یا خارج ہونے والوں کی؟ (یہ وہی بات ہے جو ایک فرمانروا عیسائی بادشاہ نے ابو سفیان سے نبی کریمؐ کے متعلق پوچھی تھی) دوم یہ کہ حضرت مرزا صاحب اور اُن کے سلسلہ کا موافق ومددگار دُنیا میں کون تھا یا ہے۔

کیا مسلمانوں کے تمام فرقے ، عیسائیوں کی ساری جماعت ، آریہ سماج - برہمو سماج سکھ - دیانندی - یہودی - مشرک - غرض وہ کونسا دُنیا کا فرقہ ہے یا تھا جس نے آپؑ کی مخالفت میں کسر اُٹھا رکھی ہو - پھر ان تمام مخالفتوں اور گوناگون مخالفتوں اور ایڑی چوٹی کا زور خرچ کی ہوئی مخالفتوں کے باوجود سلسلہ کیوں بڑھ رہا ہے - بانی سلسلہ کیوں تیس برس عزت کے ساتھ زندہ رہا - اور موت طبعی سے مرا - کیا خدا کا کام نہ تھا کہ یک جھوٹے کی ضلالت سے لوگوں کو بچا لیوے حالانکہ لوگوں نے اُس سے بچنے کی کوشش بھی کی - (مخالفتیں ہوئیں) کیا خدا میں یہ طاقت نہ تھی کہ ایک جھوٹے کو جو اُس کے پاس سے نہیں آیا ہلاک کر دے - حالانکہ خود اُس نے ایسا وعدہ بھی فرمایا +

یاد رکھو کہ یہ خداوند تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اور وہی تائید ہے جو وہ اپنے لوگوں کے ساتھ کرتا ہے +

لفظ "ابناء" کے ایک اور معنے

"یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم" ابناء کا لفظ اصطلاح عرب میں جنس کے معنوں میں بھی آتا ہے ابن البادیہ - جنگلی آدمی - ابناء زمانہ - دُنیا کے لوگ - ابناء منصب - ایک عہدہ یا کام کے آدمی - ابناء السبیل - مسافر ابناء ھند - ھندوستانی - لطف یہ کہ حدیث میں بھی جسے ہمارے امام تائیداً پیش کرتے ہیں - ابناء فارس آیا ہے - لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس - (ترجمہ) ایمان اگر ثریا پر بھی لٹکتا ہوگا تو ابناء فارس (مغل) میں سے ایک شخص اُسے لے آویگا +

اب آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے - یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَھُمۡ یہ اس کو اسی طرح پہچان لیتے ہیں جس طرح اپنے ابناء (جنس - قوم - ذات والوں) کو +

جنس کی پہچان

خداوند تعالےٰ نے دُنیا میں مختلف قومیں اور مختلف قبائل بنائے قبائل و شعوباً قرآن میں آتا ہے - اب ان میں تمیز کے لئے خاص خاص علامات و عادات و اطوار اُن میں رکھ دیئے ہیں - سُرخ و سفید رنگ - چوڑے چکلے

ہاتھ پاؤں لمبے لمبے کثیف بال۔ ڈھیلے ڈھالے میلے کچیلے کپڑے کوئی پہنا ہو تو ہم چھوٹتے ہی کہدینگے افغانی ہے۔ اسی طرح ایرانیوں کی چال ڈھال۔ رنگ۔ شکل وصورت اور لباس میں اور یورپ والوں کے طور واطوار۔ چہرے مکھڑے اور رنگ وروغن میں بڑا فرق ہے۔ پنجابیوں کی وضع قطع الگ ہوتی ہے۔ لکھنویوں کی آن بان جُدا۔ بنگالی اپنے ننگے سروں۔ باریک دھوتیوں اور براق قمیصوں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ تو افریقہ والے لپینے کالے رنگوں۔ موٹے موٹے ہونٹوں۔ اور گھونگریالے بالوں سے پرکھے جاتے ہیں۔ ہمارے اُڑیسہ بھائیوں کے لئے تو فقط دھوتی۔ گمچھا اور ہندو ہونے کی صورت میں ایک کثیف بٹوا دربغل شناخت کے لئے کافی ہے۔ فقیر اپنے کشکول دھولی سے معلوم ہو جاتا ہے تو مشائخ اپنی نیچی قبا اور دراز آستینوں سے۔ کلکتہ میں مدرسہ عالیہ کے طالب علم ترکی ٹوپیوں۔ عینک دار چہروں۔ خوش قطع شروانیوں سے جان لئے جاتے ہیں۔ تو علیگڈھ کا سٹوڈنٹ کالے فراک کوٹ۔ چھوٹی ٹوپی اور بڑے پھندنے کی ٹوپیوں سے۔ تاجر۔ معمار۔ لوہار۔ تجار غرض ہر ایک پیشہ ور کچھ نہ کچھ علامات امتیاز رکھتا ہے

اسی طرح انبیاء کی بھی ایک جنس ہوتی۔ اور اسکی بھی خاص خاص پہچان ہے کیونکہ وہ بھی تو بشریت کے جامہ میں آتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا کہ جس طرح تمام دُنیا کی جنسیں خاص خاص علامتوں سے پہچانی جاتی ہیں انبیاء کی جنس بھی ایک خاص علامت رکھتی ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو نبی اور غیر نبی میں تمیز کس طرح ہوتی +

جنس انبیاء کی پہچان

سارے قرآن کو پڑھ جایئے انبیاء کی ایک ہی طرح کی شان ہے ایک ہی طرح کی آن بان ہے اور یہی معنے ہیں لا نفرق بین احد من رسلہ +

سارے نبی توحید کی طرف بُلاتے ہیں +

سارے نبی عمل صالح کی طرف بُلاتے ہیں +

سارے نبی ایک دوسرے کے مصدق ہوتے ہیں +

سارے انبیاء کی مخالفت ہوتی ہے۔ پھر آخر کار وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اِنَّ جُندنا لھم الغالبون۔ حضرت آدم سے لے کر جناب خاتمؐ تک سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃ نبی کریمؐ سے بڑھ کر توحید و اعمال صالح کی طرف دعوت دینے والا۔ نبی کریمؐ سے بڑھ کر انبیاء کا مصدق کون ہُوا۔ پھر نبی کریمؐ سے بڑھ کر مخالفت کس کی ہوئی اور پھر اُن سے بڑھ کر کس کی نصرت ہوئی +

مرزا صاحب کو بھی اسی اصول پر دیکھئے۔ توحید کیطرف بُلاتے ہیں یا نہیں۔ اعمال صالح کی طرف دعوت ہے یا نہیں۔ (دیکھو دس شرائط بیعت) مخالفت کیسی اور کس قدر ہوئی۔ پھر کامیاب کون ہُوا +

حضرت مرزا صاحب ہم سے کیا چاہتے ہیں

دس شرائط بیعت اس کے لئے کافی ہیں کشتی نوح میں جماعت کو وصیت کی۔ اول قرآن۔ پھر سنت۔ پھر حدیث۔ پھر سلسلہ احناف پر عمل کرو۔ فرمایا جو جھوٹ بولتا ہے۔ بدی کرتا ہے۔ بدنظری کرتا ہے۔ دغابازی کرتا ہے۔ حرام مال کھاتا ہے شہوت میں پھنسا ہے۔ فساد فی الارض کرتا ہے۔ بیوی بچّوں پر۔ ماں باپ پر احسان نہیں کرتا۔ گورنمنٹ سے بغاوت کرتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو یہہ کوشش نہیں کرتا کہ وہ پاک ہو۔ جو ناپاکی اور نالائقی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ جو خدا اور رسول کی محبت میں ترقی نہیں کرتا یا نہیں کرتا رہتا وہ میری جماعت میں سے نہیں یہ مختصر اُن لمبی چوڑی نصیحتوں کا ہے جو ئیتے اپنے الفاظ میں لکھی ہیں۔ کیا آپ کو اب بھی اور اس قدر بھی حُسن ظن کے لئے کافی نہیں ؟ ایک شخص ہزار بار نہیں کئی ہزار بار کہتا ہے کہ میں احمدؐ کا غلام ہوں مصطفےؐ میرا امام و پیشوا ہے۔ اسی کی غلامی اور کامل اتباع کی وجہ سے مجھے نبوّت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ لیکن نہ نبوّت تشریعی بلکہ ظلی یعنی بہ طفیل اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ نہ حقیقی بلکہ مجازی۔

یعنی براہ راست نہیں۔ میں اُسی نبی کی اُمت میں تجدید کا کام کرنے آیا ہوں۔ کوئی شریعت میری نہیں مگر وہی جو محمدؐ لائے صلے اللہ علیہ وسلم۔ ایک قدم آپ سے دوری کفر ہے۔ تو پھر ہم کو کیا حق ہے کہ ہم اُسے کافر کہیں۔ اس کو جھوٹا کہیں۔ اس سے تو ہمارے نبی کا درجہ بڑھتا ہے کہ اُس کا غلام اُس کا کامل متبع درجہ نبوت سے سرفراز ہوا۔ مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح۔ ہندوؤں کے لئے کرشن۔ بن کر آیا۔ اور سب کو پکار کر کہا کہ مسلمانو! عیسائیو! ہندوؤ! مشرکو! نجات ہے تو محمدؐ کے دامن میں اور نور ہے تو محمدؐ کے مشکوہ میں۔ زندگی کا پانی ہے تو محمدؐ کے چشمے میں۔ میں تم سب کی تشفی کے لئے آیا۔ اور سب کو ایک ہی دروازہ کیطرف بلاتا ہوں اور وہ باب محمدؐ ہے (صلے اللہ علیہ وسلم) ÷

ایک بے خطا تدبیر

اس قدر دلائل کے بعد بھی اگر آپ کو خلجان ہو تو ہمارے حضرت نے ایک تدبیر بتائی ہے کہ انسان استخارہ مسنونہ کرے۔ چاہیئے کہ دل صاف ہو۔ نہ حضرت صاحب کیطرف سے کچھ عداوت ہو نہ اپنی بات کی محبت۔ خدا سے یوں دُعا کرے۔ کہ الٰہی اگر مرزا صاحب تیری طرف سے آئے اور تیری طرف بلاتے ہیں تو میرے دل کو ان کی طرف پھیر مجھے ہدایت دے۔ مجھے وہ دلائل بتلا جن سے میں ان کو مان لوں۔ تجھ کو علم ہے میں جاہل ہوں۔ تیرے پاس ہدایت و نور کے خزانے ہیں۔ میں نادان اور خود فراموش ہوں۔ لیکن ضروری ہے کہ پھر نیک ہدایت پر جو خواب کے ذریعہ تشفی و تسکین خاطر کے ذریعہ حاصل ہو عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔ نیک اور خالص نیت ہو۔ آزمائش و فساد کا ارادہ نہ ہو تو اللہ تعالےٰ ضرور اُس کی ہدایت فرمائے گا کیونکہ وہ ہدایت کے سچے طالبوں کو ضائع نہیں کرتا ÷

اب خاکسار فقیر صرف دس شرائط بیعت کو نقل کرکے رخصت ہوتا ہے اور دُعا کرتا ہے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ الٰہی اگر تیرا سلسلہ سچا ہے۔ اگر تیرا

مسیح سچا ہے تو اس چشمہ کی طرف لوگوں کو ہدایت دے۔ اِس گنہگار کو رحم و عفو کی نگاہ سے دیکھ۔ ان شرائط بیعت پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار عبدالحلیم احمدی
سونگھڑہ۔ کٹک

---

(۷۸۶)

اختلافات کثیر فی المرویات اہلِ تطہیر

منجملہ اُن وسائل کے جو ہر ملت کے محققین متکلمین مذاہب فریق مخالف کی تردید میں استعمال کرتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس فریق کی کتب معتبرہ میں سے مختلف معتقدات و مسائل پر متعدد اختلافات دکھلا دیتے ہیں۔ مثلاً بائبل کے اختلافات پر بعض متکلمین نے اپنے مؤلفات میں کم و بیش ذکر کیا ہے۔ اور یوں نصاریٰ پر اتمام حجت فرما دی ہے۔ شیعوں کے متعلق ایک اس ہیچمدان نے جو کچھ لکھا اور بعض اوقات انکے کئی اہم مسائل پر بھی جس طرح قلم فرسائی کی ہے باخبر احباب سے مخفی نہیں ہے۔ لیکن خاص اس موضوع پر خاکسار نے نہ کسی بزرگ فاضل کی کوئی مستقل تحریر دیکھی نہ خود ہی پیشتر توجہ کی تھی۔ آج اِس پہلو پر بھی کچھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہے۔ معزز ناظرین اس کو مشتے نمونہ خروارا اور بطور اندک از بسیار تصور فرمائیں۔ اگر خدا نے توفیق دی تو اسی طرح بہت سے اختلافات دکھلائے جائینگے۔ ورنہ کوئی اور صاحب ماہر کتب شیعہ اس کمی کی تلافی کر دیں گے۔

خاکسار خادم حسین

(۱) تعمیم اُمّت

والاُمّۃ الخلق کلھم واُمّتہ کل نبی اتباعہ ومن لم یتبع دینہ وان کان فی زمانہ فلیس من اُمّتہ

مجمع البحرین زیر لفظ امم صـ۵۰۴ مطبوعہ ایران

ترجمہ۔ اُمت سے مراد تمام مخلوق ہے اور کسی نبی کی امت اس کے تابعدار ہوتے ہیں اور جو شخص اُسکی اتباع نہ کرے اگرچہ اسکے زمانہ میں ہی ہو لیکن اسکی امت سے نہیں ہو سکتا۔

(۱) تخصیص اُمّت

ابن ماہیار و ابن شہر آشوب از حضرت باقر علیہ السلام روایت کردہ اند کہ مراد از امت آل محمد اند۔ حیات القلوب جلد ۳ صـ۱۶۳

ترجمہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امت سے مراد آل محمدؐ ہیں۔

مخفی نماند کہ اسم امت محمدؐ امت مرحومہ است ...... و آں اسم مخصوص شیعہ امامیہ اند

قال ابو جعفر ان لرسول اللہ الشفاعۃ فی اُمتہ ولنا الشفاعۃ فی شیعتنا۔ تفسیر قمی سورہ السباء زیر آیۂ ولا تنفع الشفاعۃ عندہٗ الالمن اذن لہٗ۔

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو شفاعت کریںگے اپنی امت کی۔ اور ہم شفاعت کرینگے اپنے شیعوں کی +

(۲) اخیار امۃ اصحاب اوّلین رسول صلعم ہیں

بیاں ایں آنکہ بغایت غالب در فضیلت شدند پیشی جنگاں ایں اصحاب رسولؐ کہ در سورہ توبہ مذکور اند پس ماندگان اصحاب را۔ صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الایمان والکفر باب السبق الی الایمان۔ در شرح حدیث تفاضل بذلک اوائل ہذہ الامۃ واخرہا صـ ۹۶ +

(۳) شفیق اور رحیم رسول صلعم آخر وقت میں اپنی امت کی بخشش خدا سے مانگتے گئے۔

پس حضرتؐ از منبر بزیر آمد و داخل خانہ ام سلمہ شد و مے گفت کہ پروردگارا تو سلامت دار امت محمدؐ را از آتش جہنم و برایشان

از جملہ مدعیانِ اسلام وایمان بہ محمدؐ۔ صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ باب ۱۰۷ حدیث ۱۸۳ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ نولکشور +

(ترجمہ) مخفی نہ رہے کہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اُمت مرحومہ ہے۔ اور یہ نام تمام اہل اسلام میں سے شیعہ امامیہ کیلئے مخصوص ہے +

(۲) اُمت آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہیں

ابن شہر آشوب از حضرت باقر روایت کردہ است کہ خیر امۃ مراد اہلبیت رسولؐ اند حیات القلوب جلد ۳ صـ ۱۶۲ در تفسیر آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس +

(۳) آنحضرت صلعم اپنی امت پر ناراض گئے

ولقد قال امیر المومنین علیہ السلام لقنبر یا قنبر ابشر واستبشر فواللہ لقد مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو علی امتہ ساخط الا الشیعۃ فروع کافی کتاب الروضۃ باب مدح الشیعۃ صـ ۱۰۱ یعنے جناب علی علیہ السلام نے اپنے غلام قنبر کو

حساب روز جزا را آسان گردان۔ پس ام سلمہ گفت یا رسول اللہ چرا ترا غمگین مے یابم ورنگ مبارک ترا متغیر مے بینم۔ حضرت فرمود کہ جبرئیل درین ساعت خبر مرگ من رسانید پس سلام برتو باد در دنیا کہ بعد ازیں روز ہرگز صدائے محمد را نخواہی شنید۔

حیات القلوب جلد ۲ باب ۶۴ صـ ۶۵۸

(۴۷) مدح خاص و عام اصحاب رسول

امام زین العابدین علیہ السلام ان پر صلوات کھیجتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اللھم واصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الی آخرہ۔ صحیفہ کاملہ باب الصلوٰۃ علے اتباع الرسول و مصدقیھم۔ مطبوعہ یوسفی دھلی۔ صـ۲۰ و صـ۲۱

تعریف صحابی۔ والصحابی علی ما ھو المختار عند جمھور اہل الحدیث کل مسلم رای رسول اللہ قیل روی عنہ وقیل او راہ الرسول مجمع البحرین زیر لفظ صحب صـ۱۱۸

ابن بابویہ بسند معتبر از ابی امامہ روایت کردہ کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ خوشا حال کسیکہ مرا بہ بیند و ایمان آورد بمن پس ہفت مرتبہ گفت۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۵۷ صـ ۵۸۸

بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ خدا کی قسم کہ رسول اللہ صلعم فوت ہوئے اس حال میں کہ اپنی امت پر ناراض تھے۔ سوائے شیعہ کے

(۴۸) مذمت صحابہؓ

عبدالرحیم عن ابی جعفر علیہ السلام قال یا عبدالرحیم۔ ان الناس عادوا بعد ما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اہل جاہلیۃ۔

فروع کافی کتاب الروضۃ صـ۱۳۹

(ترجمہ) عبدالرحیم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے اے عبدالرحیم۔ تحقیق سب لوگ پھر برگشتہ ہوگئے بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے وفات پائی۔ جیسے کہ وہ زمانہ کفر میں تھے

عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الا ثلثۃ

فروع کافی کتاب الروضۃ صـ۱۱۵

(ترجمہ) امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ بعد وفات رسول صلعم کے سب لوگ مرتد ہوگئے بسوائے تین کس کے

(۵) بعد وفات آنحضرت صلعم کون لوگ مرتد ہو گئے ؟

اصحاب رسول صلعم (نعوذ باللہ من ذالک)
آیۃ یاایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہٖ الخ کے مخاطب وہ اصحاب رسول صلعم ہیں جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کر لیا اور دین خدا سے مرتد ہو گئے۔ تفسیر صافی بحوالہ تفسیر قمی سورہ مائدہ زیر آیۃ مذکورہ۔

آیۃ الذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ۔ نزلت فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ الذین ارتدوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ وغصبوا اہلبیتہ حقھم وصدوا عن امیر المومنینؓ وعن ولایۃ الائمۃ تفسیر قمی مطبوعہ ایران ص ۳۳۶ +

(۵) اصحاب رسول صلعم نہ تھے بلکہ اور لوگ تھے۔

ایک بڑے محقق اثنا عشری فرماتے ہیں۔ کہ مرتدین سے مراد دو قسم کے لوگ ہیں پہلے وہ جو دین سے مرتد ہو گئے۔ اور وہ بھی دو گروہ تھے پہلے اصحاب مسیلمہ کذاب اور دوسرے وہ جو کہ اسلام سے مرتد ہو گئے۔ اور جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں تھے ویسے ہی ہو گئے۔ اور صحابہؓ نے ان کے قتل اور اسیر کرنے پر اتفاق کیا۔ مثلاً بنی حنیف اسی قبیلہ میں سے محمد علی علیہما السلام پیدا ہوئے اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ایمان سے تو مرتد نہ ہوئے لیکن فرضی زکوٰۃ کی ادائگی سے منکر ہو گئے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ آیۃ خذ من اموالھم یعنے ان کے مالوں سے زکوٰۃ لو۔ وہ آنحضرت صلعم کے زمانہ تک ہی مخصوص تھی۔ مجمع البحرین زیر لفظ ردد مطبوعہ ایران ص ۱۹۸ +

(۶) مہاجرین مکہ وانصار مدینہ رضی اللہ عنہم پکے اور سچے مومن تھے۔

قرآن۔ والذین اٰمنوا وھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا

(۶) مہاجرین و انصار میں سے کئی کافر و مرتد بلکہ کافروں سے بھی بدتر تھے

مدحہا و فضیلت ہا کہ در آیات و احادیث برائے صحابہ و مہاجران و انصار وارد شدہ

ونصروا اولئک هم المومنون حقا-

پاره --۱۰- رکوع ۲ -

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی- اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی- برحق مومن وہی ہیں- مقبول ترجمہ

تفسیر- ان کو برحق مومن اس واسطے فرمایا گیاہے کہ انھوں نے دین کی خاطر ہجرت کر کے اور امداد دیکر اور اپنے اہل ومال اور جان سے جدا ہو جانے سے اپنی صداقت ایمانی کو ثابت کر کے دکھادیا- اصل عبارت عربی- لانهم خققوا ایمانهم بالهجرة والنصرة والانسلاخ من الاهل والمال والنفس لاجل الدین- تفسیر صافی آخر سوره انفال +

است برائے آنہا است کہ از دین بدر شدہ رفتہ اند ومنافق نہ بودہ اند ومتابعت غیر خلیفہ حق امیر المومنین نہ کردہ اند وآنہا کہ کافر ومرتد شدند ومخالفت امیر المومنین نمودند ودشمنان اورا یاری کردند- از ہمہ کفار بدتر اند-

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹

قرآن- الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله اضل اعمالهم (جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا- انکے اعمال اکارت ہو گئے)

تفسیر- نزلت فی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله الذین ارتدوا بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وغصبوا اهلبیته حقهم وصدوا عن امیر المومنین وعن ولایة الائمة علیهم السلام اضل اعمالهم- ای بطل ما کان تقدم منهم مع رسول الله صلی الله علیه وآله من الجهاد والنصرة-

تفسیر قمی ابتدائے سورۂ محمد صفحہ ۳۳۲

(ترجمہ) تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت جناب رسول خدا کے اُن اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بعد آنحضرتؐ کے مرتد ہو گئے تھے اور اُن کے اہلبیت کا حق غصب کر بیٹھے تھے الخ مقبول ترجمہ نوٹ نمبر ۱ ص ۸۰۸ +

(۷) تمام امت میں سے پہلے مومنین اوّلین مہاجرین اور پھر انصار اور پھر تابعین کا رتبہ بلند ہے۔

قرآن۔ والسّٰبقون الاوّلون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسانٍ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ الخ پ ۱۱۔ رکوع ۲۴

مقبول ترجمہ۔ اور مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے ایمان کیطرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی میں انکی پیروی کی۔ خدا اُن سے راضی ہوگیا۔ اور وہ خدائے تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ ص ۳۲۲

تفسیر۔ یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ خدائے تعالےٰ نے مہاجرینؓ اوّلین کا ذکر بوجہ ان کی سبقت کے پہلے درجہ پر شروع فرمایا پھر ان کے بعد دوسرے درجہ پر انصارؓ کا ذکر کیا پھر تیسرے درجہ میں نیکی میں اتباع کرنیوالوں کا ذکر فرمایا۔ پس خدائے تعالےٰ نے ہر قوم کو اُن کے درجوں اور منزلوں میں رکھا۔ مقبول ترجمہ ص ۳۲۲

حاشیہ نمبر ۳ تفسیر صافی زیر آیت مذکورہ اصول کافی کتاب الکفر والایمان باب السبق الی الایمان ص ۳۸۴۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۷ ص ۵۸۹ وغیرہم +

(۷) تمام امت میں سے ائمہ اہلبیت و شیعانِ علیؑ کا رتبہ بلند ہے۔

ابن شہر آشوب از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ ماائیم سابقون کہ پیشی گرفتہ ایم بر ہمہ امت در ہمہ کمالات۔ حیات القلوب جلد ۳ ص ۱۱۳ +

کتاب عیون اخبار الرضا میں مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت والسّٰبقون السّٰبقون اولٰئک المقربون میری شان میں نازل ہوئی ہے اور کتاب سلیم میں قیس ہلالی میں روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بوقت اتمام حجت جو مہاجرین و انصار پر کی گئیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں تم جانتے ہو یا نہ کہ جس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ والسّٰبقون السّٰبقون اولٰئک المقربون تو رسول صلعم سے پوچھا گیا دونوں آیات کی تفسیر کی بابت تو آپ نے فرمایا کہ خدا فرستاد در شان پیغمبران و اوصیائے ایشاں پس من بہترین پیغمبران خدا و رسولان اویم۔ وعلی بن ابی طالب علیہ السلام وصی من بہترین اوصیائیست ہمہ گفتند بلے شنیدیم۔ حیات القلوب جلد ۳ ص ۱۱۳

(۸) فضائل انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

شیخ طوسی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب تک انصار کے دو قبیلے اوس و خزرج مسلمان نہوئے۔ مسلمانوں کی تلوار نیام سے نہ نکلی اور نہ نماز میں صف آرائی ہوئی۔ نہ معرکہ جنگ میں نہ اذان باواز بلند کہی گئی نہ قرآن میں خطاب یاایھا الذین آمنوا نازل ہوا۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۳۰۹ +

جنگ احزاب کے موقعہ پر جب مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے تو آنحضرت صلعم بہت خوش ہوئے اور ان کے حق میں دعا فرمائی اللھم اغفر الانصار والمھاجرین۔ تفسیر قمی زیر آیت اذجاءکم من فوقکم سورہ احزاب ص ۲۸ نیز تفسیر صافی زیر آیتہ ماقاتلوا الا قلیلا سورہ احزاب ص ۱۰۴ +

بشیر بن سلیمان (اولاد ابو ایوب انصاری) بردہ فروش کو امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا "تو فرزند انصاری وولایت و محبت ما اہلبیت ہمیشہ درمیان شما بودہ است از زمان حضرت رسولؐ تا حال و پیوستہ محل اعتماد ما بودہ اید" حق الیقین۔ قصہ نرجس خاتون مطبوعہ ایران ص ۱۲۴

سید ریاض علی صاحب ریاض فاضل شیعی مصنف کتاب الکرار ایک موقعہ پر لکھتے ہیں :-

(۸) ذمائم انصار

بعد وفات رسول صلعم ابو بکرؓ تمام صحابہؓ کو اپنا وہ مشہور خطبہ سنا رہے تھے کہ اسی اثنا میں ... سے پہلے خود بخود انصار سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنانے کے لئے سقیفہ بنی ساعدہ میں لے گئے۔ تاکہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ پس انصار جمعیت کردند بر سعد بن عبادہ و او را بہ سقیفہ بنی ساعدہ بردند کہ با او بیعت کنند۔ چوں این خبر بہ عمر رسید ابوبکر را خبر کرد و ہر دو بسرعت متوجہ سقیفہ شدند الخ حق الیقین ص ۶۳ مطبوعہ ایران +

جب انصار نے ابوبکر کی بیعت کر لی تو رات کے وقت جناب علی علیہ السلام نے فاطمہؓ کو ایک گدھے پر سوار کیا۔ اور حسنینؓ کو ساتھ لیا اور اہل بدر اور مہاجرین اور انصار میں سے ہر ایک کے گھر گئے اور اپنے حق امامت و خلافت کو یاد دلایا۔ اور اُن سے امداد مانگی مگر انھوں نے قبول نہ کیا۔ حق الیقین ص ۶۴

دوسری رات پھر اسی طرح سب اصحاب رسول کے دروازوں پر جا کر دستک دی مگر سوائے چار نفر کے کسی نے امداد کی حامی نہ بھری + پس دراں شب باز حضرت امیرؓ فاطمہ و حسن و حسین را از برائے اتمام حجت بخانہ

"علیؑ کی محبت کے لئے انصار خلافت کے پہلے دن سے بدنام تھے۔" الکرار صـ۳۷ مطبوعہ بنارس

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ رحمکم اللہ یا معاشر الانصار نصرنی رجالکم ورغبت فی نسائکم۔ تفسیر قمی زیر آیہ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی سورہ احزاب مطبوعہ ایران صـ۳۰۵ +

ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا رحم کرے اے انصار و تمہارے مردوں نے ہماری نصرت کی اور تمہاری عورتوں نے میری طرف رغبت کی +

غزوہ حنین کے دن نہایت نازک وقت میں جب انصار پروانہ وار آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آکر جان نثار ہونے لگے تو آپ نے فرمایا:۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الآن حمی الوطیس وتزل النصر من اللہ الخ تفسیر قمی صـ۱۵۶ وتفسیر صافی زیر آیہ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم۔ ترجمہ۔ کہ اب میدان گرم ہوا ہے اور اللہ کی نصرت نازل ہوگئی

والذین تبوؤ الدار والایمان الخ جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں اور جو انکی طرف ہجرت کرکے آئے انسے محبت رکھتے ہیں الخ

مقبول ترجمہ صـ۲۸

جمیع اصحاب رسولؐ برد وازیشاں یاری طلبید بغیر آن چہار نفر اجابت نہ کردند۔ حق الیقین صـ۶۴ وحیات القلوب جلد ۲ صـ۵۹۳ +

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق انصار (راہ حق سے) کنارہ کش ہو گئے۔ اور اُن کا ایسا کرنا کسی خیر و مصلحت کی نیت سے نہ تھا وہ لگے سعد کی بیعت کرنے اور لگے شعر خوانی کرنے جیسے کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا

ے یا سعد انت المرجا وشعرک المرجل و فحلک المرجم۔ فروع کافی کتاب الروضۃ صـ۱۳۹

آیۃ ظھر الفساد فی البر والبحر کی تفسیر میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ قال ذالک واللہ حین قالت الانصار منا امیرکم ومنکم۔ فروع کافی کتاب الروضۃ صـ۲۹ یعنے فرمایا کہ خدا کی قسم اس کا نظارہ اس وقت درپیش ہوا جب انصار نے کہا تھا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم (مہاجرین) میں سے +

حضرت رسولؐ جب بسرائے باقی رحلت نمودہ کردند انصار آنچہ کردند از منع حقوق اہلبیت رسالت وارادہ غصب حق ایشاں کہ حق تعالیٰ از برائے ایشاں مقرر فرمودہ بود و ایں سبب شد کہ منافقین دیگر غصب خلافت کردند۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۴۹ صـ۵۹۳

ترجمہ۔ جناب رسول صلعم فوت ہو گئے اور

تفسیر۔ والمراد بہم الانصار فانہم لزموا المدینۃ
والایمان وتمکنوا فیہا۔ تفسیر صافی زیر آیتہ مذکور کہ
اس سے مراد انصار ہیں۔ اور تحقیق انھوں نے
لازم پکڑے رکھا مدینہ اور ایمان کو اور دونوں
میں ثابت قدم رہے +

وصیت رسول صلعم بحق انصار:۔

پس کسے کہ والی امرے شود درمیان مسلمانان
باید کہ نیکو کار انصار را بنواز دواز بدکردار
ایشاں عفو نماید۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۲
و شیخ طوسی روایت کردہ است کہ حضرت
رسولؐ فرمود کہ بدرستیکہ انصار سپر من اند برائے
دفع دشمنانِ من۔ پس عفو کنید و درگذرید از گناہان
ایشاں و یاری کنید نکو کاران ایشان را۔
حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹ +

اور کیا انصار نے جو کچھ کیا۔ اہلبیت کرام کے
حقوق کو روک دیا۔ اور اُن کے حق کو چھین
لینے کا ارادہ کیا جو کہ خدا تعالےٰ نے ان کے
واسطے مقرر فرمایا تھا۔ اور یہی باعث ہُوا کہ
دوسرے منافقوں نے خلافت چھین لی +

نوٹ۔ ان تمام حوالوں سے مثل روز روشن
ظاہر ہوگیا کہ سب سے پہلے خلافت لینے کا خیال
رسول صلعم کے پیارے گروہ انصار کے دل میں
پیدا ہُوا۔ نہ مہاجرین کے دل میں +

صحیفہ میشومہ۔ یعنے وہ عہد نامہ جو مہاجرین
نے مخفی طور پر آنحضرت صلعم کی زندگی میں ہی ماہ
محرم سنہ ۱۰ ہجری میں باتفاق رائے لکھا تھا
جس کا کاتب سعد بن عاص اموی تھا۔ اور اس
کا مدعا یہ تھا کہ آنحضرت صلعم نے کسی کو اپنا خلیفہ
نہیں بنایا۔ اور خلافت کا اختیار امت کو
سونپ دیا ہے کہ جسکی رائے اور خیر خواہی پر
اتفاق کریں اسی کو خلیفہ بنایا جائے وغیرہ
وغیرہ۔ یہ صحیفہ خانہ کعبہ میں حضرت عمرؓ
کی خلافت تک مدفون رہا۔ اس میں انصار
بھی شریک سازش تھے۔ اور اس کا ابتدا
اس طرح پر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اینست
آنچہ اتفاق کردند برآن اشراف درو سائے
امت محمدؐ رسولؐ خدا از مہاجران و انصار الخ
حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۲۹ باب ۴۹ دربیان حجۃ الوداع

(۹) تعداد صحابہ مخلصین۔ بارہ ہزار

ابن بابویہ بسند حسن از حضرت صادقؑ روایت کردہ است کہ اصحاب رسول خدا دوازدہ ہزار نفر بودند۔ ہشت ہزار نفر از مدینہ و دو ہزار از اہل مکہ و دو ہزار نفر از رہا و آزاد کردہ ہا و یکے از ایشاں قدری نہ بودند کہ بجبر قائل باشند و مرجی نہ بودند کہ گویند ایمان ہمہ کس بیک قسم است و حروری نہ بودند کہ امیرالمومنین را ناسزا گویند۔ و معتزلی نہ بودند کہ گویند خدا را در عمل بندہ ہیچ دخل نیست و در دین خدا خدا برائے خود سخن نمے گفتند و در شب و روز گریہ مے کردند و مے گفتند خداوندا روحہائے ما را قبض کن و پیش ازاں کہ خبر شہادت حضرت امام حسین را بشنویم۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۵۷ صفحہ ۵۸۸ +

ترجمہ۔ ابن بابویہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا کے اصحاب بارہ ہزار تھے۔ آٹھ ہزار تو مدینہ کے اور دو ہزار مکہ والوں میں سے۔ اور دو ہزار آزاد شدہ لوگ +

اور ان میں سے ایک بھی قدری نہ تھا۔ جو عقیدہ جبر کا قائل ہو اور مرجی بھی نہ تھے جو کہتے ہیں کہ سب لوگوں کا ایمان مساوی ہوتا ہے۔

(۹) تعداد صحابہ مخلصین۔

ایکسو چھبیس ۱۲۶۔ عدتھم مائۃ و ستۃ و عشرون۔ کتاب کشکول علامہ حیدر علی فصل ۹ نسخہ قلمی موجودہ شاہی کتب خانہ کلکتہ +

بیس نفر۔ محقق ابن بابویہ نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے "در رسالہ لعنیہ کہ از مولفات اوست۔ زیادہ از بست کس صحابہ را نام نہ بردہ" مجالس المومنین مجلس پنجم مطبوعہ ایران +

تیرہ۔ بسند معتبر از حضرت صادق و حضرت امام رضا روایت کردہ است کہ واجب است ولایت و محبت مومنانے کہ تغییر خلیفہ خداوند تبدیل دین خدا بعد از پیغمبر خود نہ کردند مانند سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد بن اسود کندی و عمار بن یاسر و جابر بن عبداللہ انصاری و غیرہم۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹۲

سات نفر۔ بسند معتبر از حضرت صادقؑ روایت کردہ است کہ مردم ہلاک شدند بعد از حضرت رسولؐ مگر سلمان و ابوذر و مقداد بعد ازاں ملحق شدند بایشان ابو ساسان و عمار و شبیر و ابو عمرہ پس ہفت نفر شدند۔

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶ +

چار نفر۔ ابن بابویہ و شیخ مفید و دیگران

اور حروری نہ تھے جو کہ جناب علی علیہ السلام کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور معتزلہ بھی نہ تھے۔ جو کہتے ہیں کہ خدا کو بندوں کے عمل میں کچھ بھی دخل نہیں۔ اور دین خدا کے معاملہ میں اپنی رائے کی بات نہ کہتے تھے۔ اور رات دن رویا کرتے اور کہتے کہ خدایا پہلے اس کے کہ ہم حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنیں ہمارے روحوں کو قبض کر لینا ÷

بسندہائے معتبر بسیار روایت کردہ اند کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ حق تعالیٰ مرا امر کردہ است بہ دوستی چہار کس از اصحاب من الخ

حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۹۱ و ص ۵۹۲

تین نفر۔ وایضاً بسند حسنؑ از امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ صحابہ بعد از حضرت رسولؐ مرتد شدند مگر سہ نفر سلمان و ابوذر و مقداد۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۴۳

صرف ایک صحابی۔ و شیخ کشی بہ سند معتبر روایت کردہ است کہ ہیچ یک از صحابہ نبود کہ بعد از حضرت رسولؐ حرکتے نہ کنند مگر مقداد بن اسود بدرستیکہ دل او در تصلب در حق مانند پارہ ہائے آہن بود۔

حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۴۳ +

(۱۰) فضائل بعض صحابۂ مخلصین

(۱) مقداد۔ راسخ الایمان تھے۔ سلمان سے بھی زیادہ۔ پس فرمود (امام محمد باقرؑ) کہ اگر کسے را خواہی کہ ہیچ شک نہ کرد و شبہ او را عارض نہ شد او مقداد است۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۴۳

منزلت مقداد بن اسود در ایں امت مانند منزلت الف است در قرآن کہ حرف دیگرے باں نچسپد۔ ہمچنیں مقداد۔ دیگرے در کمال باو ملحق نمے گردد۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۴۳

(۱۰) ذمائم بعض صحابۂ مخلصین

(۱) مقداد۔ ضعیف الایمان۔ سلمانؓ سے کم درجہ پر۔ و در کتاب اختصاص بسند معتبر از حضرت صادقؑ روایت کردہ است کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ اے سلمان اگر عرض کنند علم ترا بر مقداد ہر آئینہ کافر مے شود۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۴۳

کلینی و دیگران بسند معتبر از حضرت صادقؑ روایت کردہ اند کہ ایمان دہ درجہ دارد و مقداد در درجہ ہشتم است و ابوذر در درجہ نہم۔ و

۲۔ سلمان فارسیؓ

و در رجال کشی وغیر آن از حضرت صادقؑ روایت کردہ اند کہ سلمان علم اول را و آخر را دریافت داو دریائے بود از علم کہ آخر نمے شد علم او واز ما اہلبیت است × × × × × × × × × × × × ×

دانست علم بنی اسرائیل را و علم حضرت رسولؐ را حضرت فرمود کہ نہ چنیں است بلکہ مراد آنست کہ علم پیغمبر و علم امیر المومنین و غرائب امر پیغمبر و غرایب امر امیر المومنین را دانست۔

حیات القلوب جلد ۲ صہ ۶۰۹ ÷

جناب علی علیہ السلام ابوذر کو فرمایا :۔

اے ابوذر بدرستیکہ سلمانؓ درگاہ خدا است در زمین ہر کہ اورا بشناسد مومن است و ہر کہ انکار نماید کافر است و بدرستیکہ سلمان از ما اہلبیت است۔ حیات القلوب جلد ۲ صہ ۶۰۹

سلمان در درجہ دہم است ۔ حیات القلوب جلد ۲ صہ ۵۹۸

(۳) سلمان نے امر ولایت جناب علی میں شک کیا

بسند حسن از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ صحابہؓ بعد از حضرت رسولؐ مرتد شدند × × × × × × × × پس فرمود کہ اگر کسے را خواہی کہ ہیچ شک نکرد و شبہ اورا عارض نہ شد او مقداد است اما سلمان در دل او عارض شد کہ نزد امیر المومنین اسم اعظم الٰہی ہست اگر تکلم نماید بآں ہر آئینہ زمین آں منافقاں را فرو مے برد۔ پس چرا چنین مظلوم در دولت ایشاں ماندہ است چوں در خاطرش گذشت گریبانش را گرفتہ و رسنے در گلویش کردند و پیچیدند تا آنکہ گندہ در حلقش بہم رسید پس حضرت امیر المومنین براو گذشت و باو گفت کہ اے ابو عبد اللہ (ایں گندہ گلوئے تو از آن چیز است کہ در خاطر تو خطور کرد) بیعت کن با ابو بکر۔ پس سلمان بیعت کرد۔ حیات القلوب جلد ۲ صہ ۶۲۳

رجال کشی مطبوعہ بمبئی صہ ۸

قول رسول خدا۔ اے مقدادؓ اگر عرض کنند صبر ترا بر سلمانؓ ہر آئینہ کافر مے شود۔

حیات القلوب جلد ۲ صہ ۶۰۰ ÷

(۳۳) صہیب رومی مولائے رسول صلعم عاشق رسول و محب مخلص جناب امیرالمومنین علیہ السلام

صہیب نے عالم پیری میں اپنے وطن کو چھوڑ دیا۔ اس طرح پر کہ ساری عمر کی کمائی میں سے سات ہزار درہم جو پاس تھے وہ بھی کفار کو دے آئے جب آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ مال دل کی رضا مندی سے کفار کے حوالے کر آئے تھے تو عرض کیا:۔

بحق آں خداوندے کہ ترا بحق فرستادہ است کہ اگر تمام دنیا طلائے سُرخ بود و من مالک ہمہ مے بودم ہمہ را مے دادم بعوض یک نظر کہ بجمال تو بکنم و یک نظر کہ بجمال برادر و وصی تو علی بن ابی طالب مے اندازم پس حضرت رسول فرمود کہ عاجز گردانیدی خزینہ داران بہشت را از آنچہ احسان نمایند آں مالے را کہ حق تعالیٰ بتو کرامت فرمودہ است بعوض مالے کہ از تو رفتہ است باین اعتقاد حقے کہ ترا روزی شدہ است زیرا کہ احصا نمے توانند کرد مال ہائے ترا در بہشت کسے بغیر آں خداوندے کہ آنہارا آفریدہ است

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۹۵۸ +

قال علی بن الحسین وہو لاء خیار من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ عدہم اہل مکۃ لیفتنوہم عن دینہم منہم بلال و صہیب

(۳۳) صہیب دشمن اہلبیتؑ اور ملعون تھا۔ (نعوذ باللہ)

وفی الحدیث بئس العبد صہیب کان یبکی علی ربع وعن صادقؑ ۔ رحم اللہ بلالاً کان یحبنا اہل البیتؑ لعن اللہ صہیباً فانہٗ کان یعادینا وفیہ ایضاً ان صہیباً و بلالاً کان مولیین لرسول اللہؐ وقد ترک بلال الاذان بعد وفات رسول اللہؐ وصہیب کان موذناً لعمر بعد وفات رسول اللہؐ۔ مجمع البحرین زیر لفظ صہب مطبوعہ ایران ۱۱۹

ترجمہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ صہیب بُرے آدمی تھے۔ ربع (عمر) پر روتے تھے۔ اور امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا مغفرت کرے بلال کو کیونکہ وہ ہم اہلبیت کا محب تھا۔ اور لعنت کرے خدا صہیب پر کیونکہ وہ ہم سے عداوت رکھتا تھا۔ اور اسی حدیث میں آیا ہے کہ صہیب اور بلال دو غلام تھے رسول اللہ صلعم کے بلال نے بعد وفات آنحضرتؐ کے اذان کہنا ترک کر دیا تھا۔ اور صہیب عمر کا موذن تھا بعد وفات رسول صلعم کے +

کان صہیب عبد سوء یبکی علی عمر رجال کشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۶

ترجمہ۔ صہیب بُرے آدمی تھے۔ عمر پر رویا کرتے تھے +

وجناب وعمار بن یاسر الخ

تفسیر امام حسن عسکری زیر آیۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ برحاشیہ تفسیر قمی مطبوعہ ایران صـ ۲۴۳

(۴۲) عباس رضی اللہ عنہ۔ فضائل:۔

(ا) عباس بن عبد المطلب الہاشمی عم حضرت پیغمبر از جانب پدر است واز سادات صحابہؓ آنحضرتؐ واصحاب حضرت امیر المومنینؑ بودہ وبعد از حضرت ابی طالب تولیت سقایت حج مے نمودہ وحضرت پیغمبر او را گرامی داشتے وتعظیم وتبجیل او نمودے وفرمودے عباس بمنزلہ پدر من است وعباس در تخلف از بیعت ابی بکر با سائر بنی ہاشم موافقت نمودہ تا بہم رائے صواب نمائے حضرت امیر المومنین بود۔ تا آنکہ بعد از پیغمبر بحضرت امیر گفت امدد یدک ابایعک لایختلف فیک اثنان فقال لہ ہل ینازعنا فی ہذا الامر احد۔ مگر کسے را یارا در ین امر خلافت نزاعے بخاطر مے رسد۔
مجالس المومنین مجلس سیوم صـ ۷۸ ترجمہ عباسؓ +

(ب) وابن بابویہ بسند معتبر از حضرت امام رضاؑ روایت کردہ است کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ بہترین برادران من علیؑ است وبہترین عموہائے من حمزہؓ است وعباسؓ

(۴۲) عباسؓ ذمائم:۔

(ا) در کتاب کامل بہائی از حضرت امام محمد باقر روایت نمودہ کہ حضرت امیر در ایامیکہ خلافت در دست غاصبان بود۔ دائما گفتے۔ واللہ لو کان حمزہؓ وجعفرؓ حیین ماطمع فیہا ابوبکر ولکن ابتلیت بجلفین جافین عقیل وعباس۔ مجالس المومنین مجلس سیوم صـ ۷۸ +

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب علیؑ جن دنوں کہ خلافت غاصبوں کے قبضہ میں تھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر حمزہ اور جعفر زندہ ہوتے۔ ابوبکر کو کبھی خلافت کا لالچ نہ ہوتا۔ لیکن میں تو عاجز ہو گیا۔ باعث دو ذلیل وڈرپوک شخصوں کے یعنے عقیل وعباس۔

(ب) روایت امام باقرؑ فقال ابو جعفرؑ ومن کان بقی من بنی ہاشم انما کان جعفرؑ وحمزہؑ فمضیا وبقی معہ رجلان ضعیفان۔ ذلیلان حدیثا عہد بالاسلام عباس وعقیل وکان من الطلقاء۔
کتاب الروضۃ فروع کافی صـ ۹۲ +

(ج) وکلینی بسند حسن روایت کردہ است

با پدرم از یک اصل بر آمدہ است۔

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۸۵

(ج) ابی الحسن (امام کاظم) علیہ السلام قال جاء العباس الی امیر المومنین علیہ السلام فقال انطلق نبایع لک الناس فقال امیر المومنین اتراھم فاعلین قال نعم قال فاین قولہ۔ الٓمٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ تفسیر قمی۔ ابتدائے سورہ عنکبوت صفحہ ۳۹۲ وتفسیر صافی زیر آیۃ مذکورہ صفحہ ۸۸+

(د) حیدر علی آملی نے عباس کو حمزۃ رضی اللہ عنہما کے ساتھ صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے جنکی تعریف میں لکھا ہے کہ وہ امام برحق کے ساتھ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اور احکام کے پابند۔ اور حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام وہی صحابۂ رسول کہلا سکتے ہیں۔ لم یطلبوا کرایۃ الدنیا و زینتہ علی محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ ولم یجعلوا الدار الاخرۃ ورا ظھورھم ولم یلحقھم السب واللعن فی الدنیا علی اعمالھم الذی اقدموا بعد النبی علیہم۔

کشکول فصل ذکر صحابہ صفحہ ۷۹+

یعنے وہ طالب دنیا نہ تھے نہ انھوں نے آخرت کی دولت کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ نہ انھوں نے بعد وفات رسول صلعم ایسے اعمال کئے۔ جس کی

کہ سدیر از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پرسید کہ کجا بود عزت وشوکت وکثرت بنی ہاشم کہ حضرت امیر المومنین بعد از حضرت رسالت از ابوبکر و عمر و سائر منافقان مغلوب گردید حضرت فرمود کہ از بنی ہاشم کے ماندہ بود۔ جعفر و حمزہ کہ در غایت ایمان و یقین واز سابقین اولین بودند بعالم بقا رحلت کردہ بودند و دو مرد ضعیف الیقین ذلیل النفس بودند کہ تازہ مسلمان شدہ بودند (من الطلقا) عباس و عقیل وایشان را در جنگ بدر اسیر کردند و آزاد کردند وایمان چنیں قوتے نہ دارد و حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۸۶

(د) تا آنکہ عباس رض از پیش خود ازتکاب تزویج او (ام کلثوم) نمود و جہت اطفائے نائرہ فتنہ باں منافق ظاہر الاسلام (فاروق) عقد نمود۔ وظاہرا بواسطۂ ایں وکالت فضولی وامثال آں حضرت امیرؑ عباس را مانند دیگر یاراں فدائے خود راسخ در محبت واخلاص نمے دانست۔ مجالس المومنین مجلس سیوم صفحہ ۷۹

(ا) آیت من کان فی ھذہ اعمی وھو فی الآخرۃ اعمی عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ رجال کشی صفحہ ۳۶+

وجہ سے مستحق سب ولعن ہوں +

(۵) عقیل وطالب برادران جناب علی علیہ السلام۔ فضائیل:-

دونوں جناب علی علیہ السلام کے سگے بھائی ہیں۔

حیدر علی آملی نے عقیل وطالب کو صحابہ مقبولیین میں شمار کیا ہے۔ جنکی تعریف میں لکھا ہے۔ لم ینقلبوا بعدہٗ ولم ینقضوا عہدہٗ ولم یحدثوا حادثۃ توجب الاختلاف بین الامۃ لاشہدوا بالزور علی نبیہم ولاکذبوا علی اللہ و رسولہ بل تمسکوا بالصحبۃ الامام المفترض الطاعۃ وضبط الاحکام الخ کشکول فصل ذکر صحابہ رسولؐ ص۹۰ قلمی نسخہ +

عقیل کو ابوطالب بہت چاہتے تھے اور اسی بنا پر مروی ہے کہ جناب رسول صلعم بھی آپ کو دوچند چاہتے تھے۔ وکان ابوطالب یحبہٗ حبًّا ولذا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لاحبک حبین حبًّا لک وحبًّا لحب ابی طالب۔ عمدۃ الطالب ص۱۵ +

طالب جناب علیؑ سے تیس سال بڑے تھے۔ اور ابوطالب کی کنیت انہی کی وجہ سے ہے۔

فیکون طالبًا اسن من علی بثلثین سنۃ

(۵) ذمائیم عقیل وطالب

حضرت علی عباس اور عقیل کو ہمیشہ جالفین (فرومایہ۔ ذلیل) اور جافیین (ڈرپوک فرمایا کرتے تھے۔ مجالس المومنین ص۴۸ +

امام محمد باقر علیہ السلام دونوں کے حق میں فرمایا کرتے تھے۔ ضعیفان۔ ذلیلان۔ تازہ اسلام لائے ہوئے اور طلقا میں سے کتاب الروضۃ ص۹۲ +

جناب علی کی خلافت میں عقیل ناراض ہو کر امیر معاویہ کے پاس چلے گئے تھے اور جنگ صفین کے موقعہ پر امیر معاویہ کیطرف سے ہو کر لڑنے آئے تھے۔

وفارق اخاہ علیًّا امیر المومنین فی ایام خلافتہ وحرب الی معاویۃ وشہد صفین۔ عمدۃ الطالب مطبوعہ بمبئی ص۱۵

طالب جنگ بدر میں عباس و عقیل کے ساتھ کفار مکہ کی امداد میں اہل اسلام کے مقابلہ کے لئے آئے تھے۔

حیات القلوب جلد ۲ ص۳۳۷ +

عمدۃ الطالب میں لکھا ہے کہ قریش طالب کو بدر میں آنے کے لئے مجبور کر کے لائے تھے۔ پس وہ مفقود الخبر ہوگئے۔ اور رہیم

وبہ کان یکنی ابوہ۔ عمدۃ الطالب صہ ۱۴ +

(۶) عبداللہ و عبیداللہ ابنی عباسؓ

فضایل :-

عبداللہ ابن عباس بقول شوستری جناب علی علیہ السلام کے مرید خاص تھے اور علم تفسیر قرآن میں شاگرد با اختصاص واز جملہ علوم علم تفسیر قرآن است کہ تماماً از او (عبداللہ بن عباس) ماخوذ است و ابن عباس کہ اُستاد مفسرین است اکثر این علم از او ماخوذ است و ابن عباس از شاگردان او است۔ حق الیقین مجلسی دربیان علم آنحضرت صہ ۵۶ +

نیز جناب علیؑ کے نائب اور مشیر معتمد علیہ تھے۔ رجال کشی صہ ۴۴ +

دونوں بھائی بعد جناب علی علیہ السلام کے امام حسن علیہ السلام کے معتمد اور امیر افواج تھے +

علامہ حیدر علی آملی نے کشکول میں عبداللہ ابن عباس کو صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے

اُن کی کسی کو خبر نہ ہوئی۔ اور کہا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں مجبوراً ڈال دیا۔ یہاں تک کہ غرق ہو گئے۔ اور ابو طالب کی کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی۔

عمدۃ الطالب صہ ۵!

(۶) عبداللہ و عبیداللہ پسران عباسؓ

ذمایم :-

(۱) امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اللہ۔ فلاں شخص کے دونوں بیٹوں پر لعنت بھیج اور جس طرح ان کے دل اندھے ہیں اسی طرح ان کی آنکھوں کو بھی اندھا کر دے اور ان کی آنکھوں کے اندھے پن کو دلیل بنا ان کے دل کے اندھے پن کی +

دونوں بیٹوں کی تشریح میں لکھا ہے کہ وہ عبداللہ بن عباس اور عبیداللہ بن عباس ہیں۔ اور عبداللہ نے امام حسن علیہ السلام کے ساتھ جدال کیا۔ اور دس ہزار درہم لے کر امیر معاویہ سے جا ملا۔ رجال کشی صہ ۳۵ مجالس المومنین صہ ۸۴ +

عبداللہ بن عباسؓ کو جناب علی علیہ السلام نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا۔ بصرہ کے بیت المال کا سارا خزانہ جسکی تعداد دو لاکھ درہم تھی۔

عبید اللہ بن عباس از اشراف صحابۂ رسولؐ
پیغمبر و سادات اصحاب امیر المومنین حیدر
است۔ مجالس المومنین مجلس سیوم ص۸۴ ۔

بلا اجازت جناب امیر علیہ السلام غبن کر کے
بصرہ سے روانہ ہو کر مکہ میں چلے گئے اور
جناب علیؑ کا ساتھ چھوڑ دیا۔

یہ ماجرا سُنکر جناب علیؑ علیہ السلام
کو ایسا صدمہ ہوا کہ مجلس عام میں منبر پر
چڑھے اور رو رو کر فرمایا یہ رسول صلعم کے
چچے کے صاحبزادے ہیں۔ باوجود این ہمہ
علم و منزلت اس قسم کے ارتکاب سے نہ
چوکے۔ جب ان کا یہ حال ہے تو اوروں
کا کیا ذکر۔ اے اللہ وہ مجھ سے تنگ آگئے
مجھ کو اُن سے نجات دے کر راحت بخش اور
میری جان قبض کرلے قبل اس کے کہ میں
عاجز اور ملول ہو کر مروں۔ اس غبن کے
متعلق جناب علیؑ اور ابن عباسؓ کے درمیان
بہت سی خط و کتابت بھی ہوئی جسکی تفصیل
رجال کشی میں ہے۔ دیکھو رجال کشی ص۴۱۔
ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ۔

و آخر عبید اللہ با آنہمہ نسبت و قرابت کہ
با خاندانِ نبوت و طہارت داشت بواسطۂ
طمع زخارف دون دنیا پردۂ حیا از میان
برداشت و علم بیوفائی امیر المومنین حسنؑ
برافراشت۔

مجالس المومنین مجلس سیوم ص۸۴

(۷) سعد بن عبادہ وقیس بن سعد بن عبادہ۔ فضایل :۔

سعد بن عبادہ انصاری کو حیدر علی آملی نے صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے۔ دیکھو کشکول فصل ذکر صحابہ

قیس بن سعد بن عبادہ۔ بھی مثل عبیداللہ بن عباس کے امام حسنؑ کے امیر لشکر تھے۔ دونوں کو امیر معاویہ کے مقابلہ کیلئے تیار کیا گیا۔ قرار داد یہ ہوں کہ جب عبیداللہ پر کوئی مصیبت آ جائے تو قیس امیر لشکر ہوں۔ ناگاہ میدان جنگ سے امام حسنؑ کو قیس کا خط آیا۔ بدیں مضمون۔ کہ ہمارے اور معاویہ کے لشکر بالمقابل ہوئے۔ معاویہ نے عبیداللہ کو لکھا اور اپنی متابعت کی ترغیب دی اور وعدہ کیا کہ لاکھ درہم اس کو دیگا۔ نصف فی الحال اور نصف بوقت دخول کوفہ۔ وعبیداللہ بآں فریفتہ شدہ۔ در نیم شب بے خبر کوچ نمودہ باخواص خود بہ معویہ ملحق شد۔ الخ مجالس المومنین مجلس سیوم صفحہ ۸۴

(۸) اسامہ بن زید بن حارث فضائل :۔

آنحضرت صلعم کے گرامی قدر صحابہ میں سے تھے۔ کئی دفعہ امیر لشکر بنائے گئے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنی وفات سے پہلے بھی ان کو امیر لشکر بنایا تھا

حیات القلوب جلد ۲ باب ۴۰ صفحہ ۴۱۶ و باب ۶۳ صفحہ ۶۴۵

(۷) سعد بن عبادہ وقیس بن سعد بن عبادہ۔ ذمایم :۔

بعد وفات رسول صلعم لوگ پھر جاہلیت کی طرف مائل ہو گئے اور انصار بھی کنارہ کش ہو گئے۔ اور کسی بھلائی کے لئے علیحدہ نہیں ہوئے۔ سعد کی بیعت پر جھک پڑے۔ اور جاہلیت کے دستور کے مطابق شعر پڑھنے لگے

سے یا سعد انت المرجا وشعرک المرجل وفحلک المرجم۔ کتاب الروضۃ فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹

عبیداللہ بن عباس کے چلے جانے کے بعد قیس بن سعد خود امیر لشکر بنا۔ اور ارباب کفر وعناد کے مقابلہ میں کمال اخلاص ووداد سے کوشاں تھا لیکن جب امام حسنؑ نے خلافت معاویہ کو دیدی تو قیس اس سے سخت آزردہ ہوا اور بدجوشی ہمدردی میں امامؑ کو گستاخانہ کلمات کہے اور لشکر امام سے علیحدہ ہو کر چلا گیا۔ اور مدینہ میں سکونت اختیار کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اور سنہ ۶۰ھ میں فوت ہو گیا۔

مجالس المومنین مجلس سیوم صفحہ ۱۰۳

(۸) اسامہ بن زید۔ ذمایم :۔

معاویہ کے مقابلہ میں جناب علی علیہ السلام کے ساتھ حق وفاداری وجان نثاری ادا نہ کیا۔ بباعث ایک عذر کے کہ کسی کلمہ گو سے لڑائی نہیں کرنا ہے۔

حیدر آبادی ترجمہ قرآن مجید اور تفسیری نوٹ

مولانا میر محمد سعید صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ نے مکمل ترجمۃ القرآن شائع کیا ہے جو حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل کے درس سے ماخوذ ہے اور اخیر میں تفسیری نوٹ دیئے ہیں جو آپ سے سبقاً پڑھ کر لکھے گئے ہیں۔ آپ کے درس کے نوٹوں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تحریروں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ہمارے احباب جب تک ترقی اسلام کیطرف سے مکمل ترجمہ قرآن شریف شائع نہیں ہوتا۔ اور انھیں مکمل ترجمہ قرآن کیضرورت کی وجہ سے دوسرے مترجم قرآن خریدنے پڑتے ہیں یہ احمدی ترجمہ و تفسیر قرآن خریدیں۔

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان سے مل سکتا ہے

مباحثہ امرتسر

جو تحریری مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل و مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کے مابین بمقام امرتسر ہوا ہے وہ چھپ کر شائع ہو گیا ہے ناظرین کرام سکرٹری انجمن احمدیہ امرتسر کے نام ۲/۰ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں

اسلام اور دیگر مذاہب

مارچ - اپریل کے رسالہ ریویو میں حضرت خلیفہ ثانی کا جو مضمون چھپا ہے وہ الگ بھی چھاپا گیا ہے۔ احباب کرام منگوا کر تقسیم کریں کہ وہ اپنے معارف کے لحاظ سے اسلام کی فلاسفی کا حصہ دوم ہے

تشحیذ کی امداد

احباب نے تشحیذ کیطرف وہ توجہ نہیں کی جس کا وہ باعتبار اپنے مضامین کے مستحق ہے یہ دوبارہ اپیل کرتا ہوں اللہ تعالےٰ آپ کو اجر دے گا

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا
میں تم کو اہل وقوف سے اطلاع دوں۔ ہم نے
کہا کہ ہاں۔ فرمایا۔ اسامہ بن زید اس نے رجوع
کرلیا تھا۔ پس اس کے حق میں بھلا ہی کہو
رجال کشی ص۲۶ ترجمہ اسامہ بن زید +

جناب علی علیہ السلام نے اپنی خلافت
میں مدینہ کے گورنر کو لکھا کہ سعد وقاص اور
ابن عمر کو مال سے کچھ مت دو۔ لیکن اسامہ
بن زید کو دو۔ بباعث اس قسم کے جو اس نے
کھائی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو معذور رکھا
ہے۔ رجال کشی ص۲۶ +

(۹) عبداللہ بن مسعود:۔

جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ
زمین سات آدمیوں کے لئے پیدا کی گئی ہے
اور اُنہی کے باعث اہل زمین کو روزی ملتی
ہے اور اُنہی کی برکت سے بارش ہوتی ہے۔
اور اُنہی کی برکت سے امداد ملتی ہے۔ یعنے
ابوذر و سلمان و مقداد و عمار و حذیفہ و عبداللہ
بن مسعود۔

پس حضرت فرمود من امام و پیشوائے ایشانم و
ایشاں اند کہ حاضر شدند در نماز بر فاطمہ زہرا +
حیات القلوب جلد ۲ ص۵۹۲

پس اسامہ سوگند یاد کرد کہ دیگر جنگ نہ کند با کسے
کہ کلمہ گوید و ایں را عذر خود گردانید کہ در جنگ ہائے
امیرالمومنین حاضر نہ شد۔ و عذر آخرش بدتر
از گناہ اولش بود۔ حیات القلوب جلد ۲ ص۴۱۶

علامہ حلی و حسن بن داؤد نے سعد وقاص
و عبداللہ بن عمر کو مال غنیمت و خراج سے کچھ
حصہ دیئے جانے۔ لیکن شیخ علامہ نے اسامہ
کو دیئے جانے والی روایت کو ضعیف قرار
دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسکی تفصیل ہم نے اپنی
کتاب کبیر میں کی ہے۔ "وگفتہ اول آنست
کہ در حدیثے کہ راوی آں اسامہ باشد توقف
نمایند۔" مجالس المومنین مجلس سیوم ص۱۰۶ +

(۹) عبداللہ بن مسعود:۔

جو کچھ ابن مسعود کے بارہ میں اس حدیث
میں مذکور ہوا ہے دوسری احادیث کے
مخالف ہے جو اسکی مذمت میں وارد ہیں اور
اس کا معاملہ مشتبہ ہے +

و آنچہ دریں حدیث در باب ابن مسعود
وارد شدہ است۔ مخالف احادیث دیگر
است کہ در مذمت او وارد شدہ است
و امر او مشتبہ است اگرچہ بدی او ارجح
است۔
حیات القلوب جلد ص۵۹۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

قیمت ۱؎ | # چھ مشہور دوائیوں کا بکس | ۱؎ قیمت

آزمایش کے لئے　　　　آزمایش کے لئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گزشتہ ۳۱ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں اس لئے قدیم خریداروں کو مخاطب کرنیکی ضرورت نہیں صرف نئے اصحاب کے لئے جو اشتہاری دوایات سے متنفر ہو گئے ہیں یقین دلانے اور آزمایش کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب دوایات کے (نمونہ کا بکس) بنایا ہے جسمیں ہر ایک اسقدر کافی ادویہ ہیں کہ آزمایش پورے طور سے ہو سکتی ہے یہ سپیٹنٹ شیشیوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں جن کے ساتھ اُن کے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال کی ترکیب کی بھی رہتی ہے۔ گھر باریوں کیلئے یہ انمول ہے اور مسافرت کیحالت میں بہت مدد دیتی ہے تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر ایس کے برمن کی خاص مفید دواؤں کا فائدہ ملتا ہے اپنی خواہ دوسرونکی تھوڑے ہی خرچ میں بہتری ہو سکتی ہے ہر ایک پوری شیشی کے دام الگ الگ ہیں ✣

دواؤں کے نام

دمہ کی دوا - دمہ کیسا ہی زور میں ہو فوراً دباتی ہے ✣

کولا ٹانک - ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا ✣

مقوی باہ کی گولیاں - جیسا نام ویسا فائدہ ✣

عرق کافور - ہیضہ اور گرمی کے دست کی ایک ہی دوا ہے ✣

جلاب کی گولیاں - جلاب کی گولیاں شب کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خاصی اجابت ہوتی ہے ✣

عرق پودینہ سبز - درد شکم وریاحی درد کی دوا ہے ✣

پوری حالت کی فہرست بلاقیمت طلب کرکے دیکھئے ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے ✣

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

نوٹ: ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۶ء کی خوبصورت تیار کی ہوئی ہر شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے